26 MAY TO 01 JUNE, 2025

۲۶ مئی تا یکم جون ۲۰۲۵ ☆☆☆☆

صارفین سے سرکار تک

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

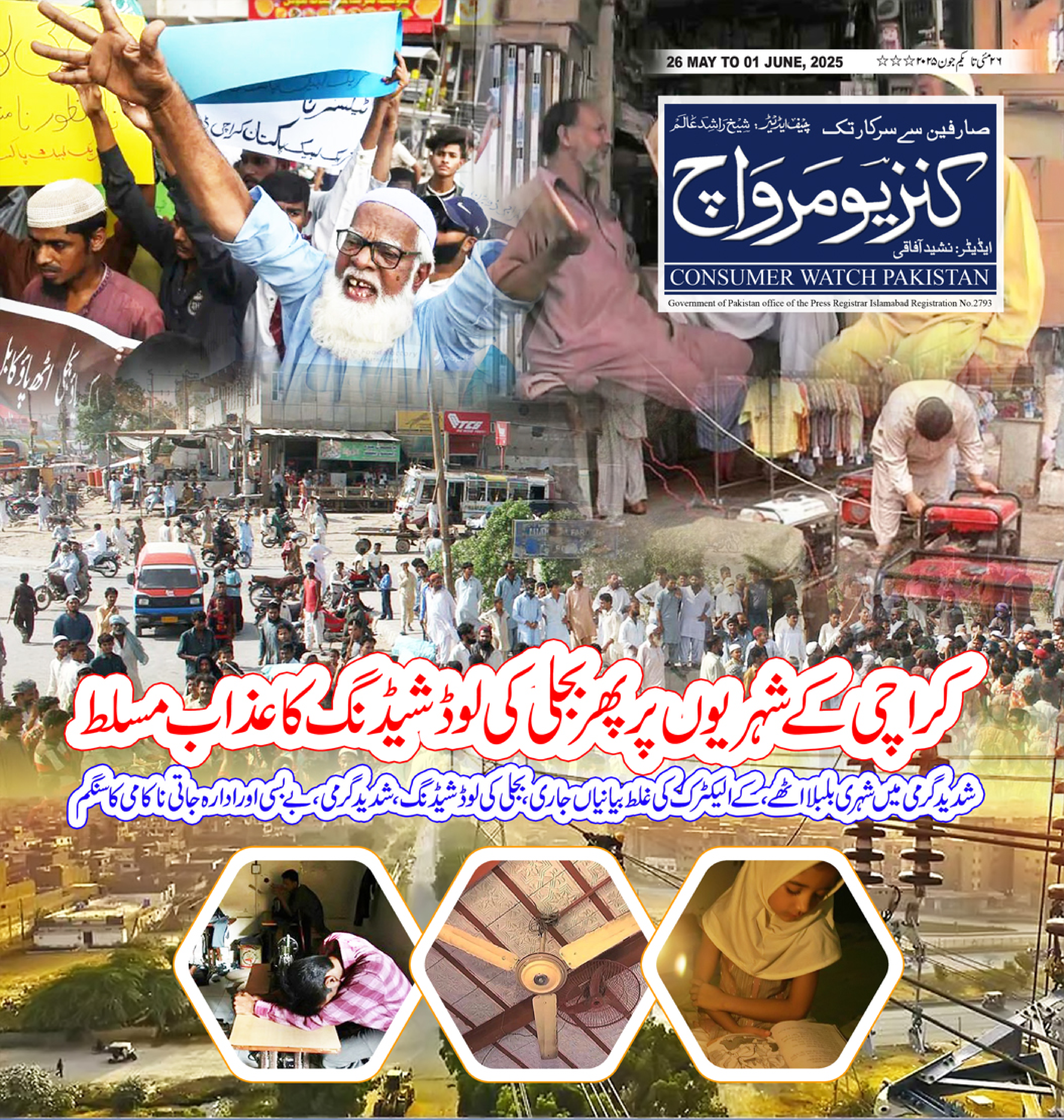

کراچی کے شہریوں پر پھر بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا عذاب مسلط

شدید گرمی میں شہری بلبلا اٹھے، کے الیکٹرک کی غلط بیانیاں جاری، بجلی کی لوڈ شیڈنگ، شدید گرمی، بے بسی اور ادارہ جاتی ناکامی کا سنگم

ڈی آئی جی صاحب کا چنگچی رکشوں کو غیر قانونی کہنا افسوسناک ہے، سید محمد عمران زیدی

چینی بزرگوں کے لئے مفت ٹرین سروس

ٹرانسپیرنٹ موبائل، جس کے آر پار دیکھا جاسکتا ہے؟ وائرل ویڈیو کی حقیقت

لندن (کنزیومر واچ نیوز) سوشل میڈیا پر ان دنوں ایک ویڈیو نے خوب ہلچل مچائی ہوئی ہے، جس میں ایک خاتون کو ایک نہایت منفرد، شفاف موبائل فون استعمال کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ دیکھنے والوں کو پہلی نظر میں یہ فون شیشے سے بنا ہوا محسوس ہوتا ہے، جیسے کسی سائنس فکشن فلم سے آیا ہو۔ چونکہ اس فون پر "Nokia" لکھا نظر آتا ہے، اس لیے لوگوں نے فوری طور پر اندازہ لگایا کہ شاید نوکیا نے کوئی نیا اور انقلابی ''ٹرانسپیرنٹ فون'' متعارف کرادیا ہے۔ بعض افراد نے تو اس کی قیمت بھی خود سے لگالی... 30 ہزار برطانوی پاؤنڈز! تاہم، حقیقت اس قیاس آرائی سے خاصی مختلف نکلی۔ نوکیا یا HMD گلوبل کی جانب سے

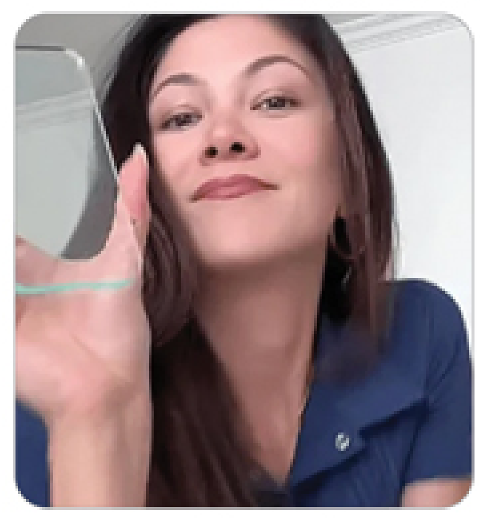

اس نوعیت کے کسی فون کا کوئی اعلان یا تصدیق سامنے نہیں آئی۔ بلکہ نوکیا کے حالیہ ماڈلز جیسے کہ Nokia 235 4G، Nokia 2660 Flip، اور Nokia 3210 (2024)، جو 1999 کے کلاسک فون کا نیا انداز ہے، یہ سب فونز جدید سہولیات جیسے 4G، بلوٹوتھ اور طویل بیٹری لائف تو رکھتے ہیں، لیکن شفاف یا کرسٹل نما ڈیزائن ان میں سے کسی کا بھی حصہ نہیں۔ حقیقت کا پردہ خود اس ویڈیو کی خالق خاتون نے ایک وضاحتی ویڈیو کے ذریعے چاک کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ویڈیو میں نظر آنے والا فون دراصل کوئی اصل فون نہیں، بلکہ ''میتافون'' نامی ایک تجرباتی ماڈل ہے۔ یہ ایک آئی فون کی شکل کا ایکریلیک (Acrylic) سے تیار کردہ آلہ ہے، جس کا مقصد اصل فون کا صرف ''احساس'' دینا ہے، بغیر کسی اسکرین، ایپ یا سگنل کے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ تجربہ ان کے ایک دوست کا تخلیقی منصوبہ تھا، جو یہ جانچنا چاہتے تھے کہ اگر ہم سب اس قدر فون کے عادی ہو چکے ہیں تو کیا صرف ایک فون کی شکل وصورت، بغیر فنکشن کے ہمیں وہی جذباتی تسکین دے سکتی ہے؟ اور کیا اس سے موبائل کی لت کم ہوسکتی ہے؟ خاتون نے مزید بتایا کہ یہ میتافون دراصل ایک علامتی چیز ہے، جو اس احساس کو اجاگر کرتا ہے کہ ہم جن آلات کے ذریعے جڑنے کی کوشش کرتے ہیں، وہی ہمیں ایک دوسرے سے دور کرتے جا رہے ہیں۔ ان کے مطابق، وہ اکثر ٹیکنالوجی کے منفی سماجی اثرات پر تبصرہ کرتی رہتی ہیں، اور ''میتافون'' اسی نقطہ نظر سے ایک فنکارانہ اظہار تھا، جواب دنیا بھر کے صارفین کی توجہ کا مرکز بن چکا ہے۔

گویا، نوکیا کا شفاف فون فی الحال حقیقت نہیں، بلکہ ایک تخلیقی تجربہ ہے، اور سوشل میڈیا کی دنیا میں اس قسم کی بصری فریب کاری اب کوئی نئی بات نہیں۔

سام سنگ کے ایس 25 ایج نے اسمارٹ فون کی دنیا میں کھلبلی مچادی!

سیئول (کنزیومر واچ نیوز) پچھلے چند ماہ سے شہ سرخیوں کی زینت بننے والا ٹیکنالوجی کمپنی سام سنگ کا گلیکسی ایس 25 ایج گزشتہ ہفتے لانچ کے بعد سے ہی صارفین کی نگاہوں کا مرکز بن گیا ہے۔ تاہم، فون کی ریلیز مئی کے آخر میں متوقع ہے۔ عوامی توجہ کا مرکز بننے کے ساتھ ہی اس فون نے ٹاپ ٹرینڈنگ چارٹ میں سام سنگ کے گلیکسی اے 56 سے پہلی پوزیشن بھی چھین لی ہے۔ گزشتہ ہفتے ٹرینڈنگ میں رہنے والے اسمارٹ فونز کی جاری کی گئی فہرست درج ذیل ہے: فہرست کے مطابق پہلی پوزیشن پر سام سنگ کا گلیکسی ایس 25 ایج (نئی انٹری) آگیا ہے جبکہ دوسرے نمبر پر سونی ایکسپریا 1 VII فائیو جی موجود ہے۔ سام سنگ گلیکسی اے 56 تیسرے، سام سنگ گلیکسی ایس 25 الٹرا چوتھے، شیاؤمی ریڈمی ٹربو 4 پرو پانچویں، شیاؤمی پوکو ایکس 7 پرو چھٹے اور ایپل آئی فون 16 پرو میکس ساتویں نمبر پر موجود ہیں۔ ٹیکنو کیمون 40 پرو فائیو جی آٹھویں، ون پلس 13 ٹی فائیو جی نویں اور 10 ویں نمبر پر شیاؤمی سیوی 5 پرو فائیو جی نمبر پر موجود ہیں۔

اوپن اے آئی نے چیٹ جی پی ٹی کے ڈیپ ریسرچ فیچر کو اپ گریڈ کردیا

واشنگٹن (کنزیومر واچ نیوز) اوپن اے آئی نے اپنے آرٹیفیشل انٹیلی جنس (اے آئی) چیٹ بوٹ چیٹ جی پی ٹی کے ڈیپ ریسرچ فیچر میں اہم بہتری متعارف کرائی ہے اور اب صارفین اس فیچر کے ذریعے تیار کردہ پیچیدہ رپورٹس کو مکمل فارمیٹ شدہ پی ڈی ایف فائل کے طور پر ڈاون لوڈ کر سکتے ہیں۔ یہ اپ ڈیٹ بظاہر معمولی نظر آتی ہے لیکن ڈیپ ریسرچ پر رپورٹس بنانے اور شیئر کرنے کے عمل کو آسان بناتی ہے جو پیشہ ور افراد، طلبہ اور محققین کے لیے ایک اہم پیشرفت ہے۔ اس سے قبل صارفین کو ڈیپ ریسرچ رپورٹس شیئر کرنے کے لیے لنکس یا اسکرین شاٹس کا سہارا لینا پڑتا تھا جو کہ ایک پیچیدہ عمل تھا۔ نئی اپ ڈیٹ کے ساتھ رپورٹ تیار ہونے کے بعد صارفین پیج کے اوپری حصے میں موجود "شیئر" آئیکن پر کلک کر کے "ڈاون لوڈ ایز پی ڈی ایف" بٹن کا انتخاب کر سکتے ہیں جس سے رپورٹ فوری طور پر پی ڈی ایف فارمیٹ میں ڈاون لوڈ ہوجاتی ہے۔

رپورٹ بنانے کے بعد بس شیئر آئیکن پر کلک کریں، جہاں "شیئر لنک" کے ساتھ "ڈاون لوڈ ایز پی ڈی ایف" کا آپشن موجود ہوگا، اس پر کلک کرتے ہی رپورٹ پی ڈی ایف کی شکل میں ڈاون لوڈ ہوجائے گی۔ فی الحال یہ جدید فیچر صرف چیٹ جی پی ٹی پلس، ٹیم، اور پرو سبسکرپشن پلان استعمال کرنے والوں کے لیے دستیاب ہے، مفت صارفین کو اس سہولت تک رسائی حاصل نہیں ہے۔

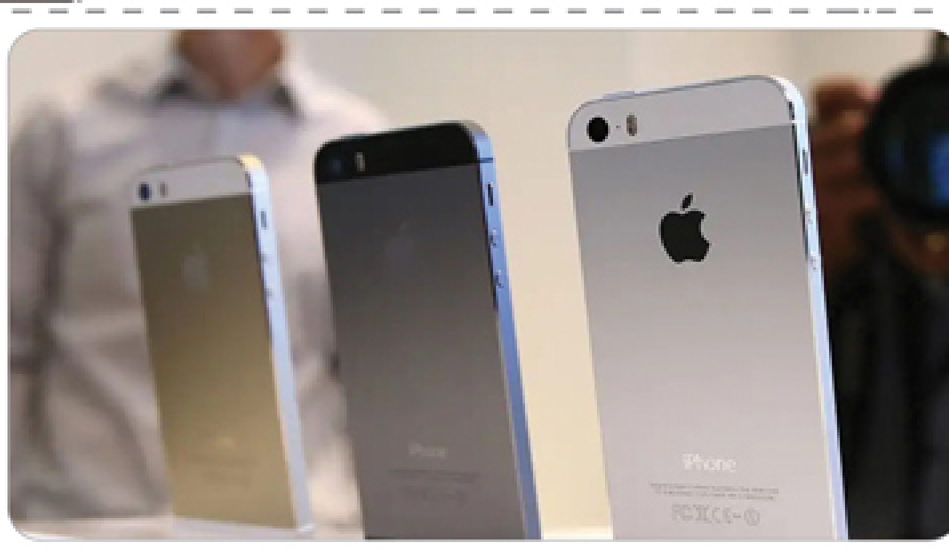

آئی فون صارفین کے لیے بری خبر!

واشنگٹن (کنزیومر واچ نیوز) اپ ڈیٹ کے لیے آف لائن کیا گیا مشہور گیم فورٹ نائٹ اب ممکنہ طور پر دوبارہ آئی فون پر کبھی دستیاب نہیں ہوگا۔ گیم سرور کی مرمت اور گیم کی تازہ ترین اپ ڈیٹس (جس میں نئی اسٹار وارز پر مبنی تھیمز شامل ہیں) جاری کرنے کے لیے آف لائن کیا گیا تھا۔ لیکن آئی فون پر اب شاید اس کی واپسی ممکن نہیں ہو سکے گی۔ البتہ، دیگر تمام پلیٹ فارم (بشمول پلے اسٹیشن، ایکس باکس اور پی سی) پر یہ گیم جلد ہی آن لائن کر دیا جائے گا۔ گیم بنانے والی کمپنی ایپک گیمز کا کہنا تھا کہ ایپ اسٹور قوانین کی وجہ سے ایپل کے ساتھ چلنے والے تنازع کا مطلب ہے کہ گیم ایپل ڈیوائس پر آف لائن رہے گا۔ ایپل کے پلیٹ فارمز پر فورٹ نائٹ کا اسٹیٹس برسوں سے متنازع رہا ہے۔ 2020 میں ایپک نے آئی فون پر گیمز کے لیے ضروری ایپل کے پے منٹ سسٹم کے استعمال کے قانون کی خلاف ورزی کی تھی جس کے بعد اس کو ایپ اسٹور سے ہٹا دیا گیا تھا۔ دونوں کمپنیوں کے درمیان برسوں سے یہ کھلی جنگ جاری ہے۔ گزشتہ برس یورپی یونین کی جانب سے کی جانے والی قانون سازی کے بعد ایپل کو متبادل ایپ اسٹورز سے صارفین کو ایپس ڈاون لوڈ کرنے کی اجازت دینی پڑی تھی جس کے بعد فورٹ نائٹ دوبارہ آئی فون پر دستیاب ہوا تھا۔ دونوں کمپنیوں کے درمیان چلنے والے ایک مقدمے کے حالیہ فیصلے کے بعد ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گیم یو ایس ایپ اسٹور پر بھی جلد دستیاب ہوگا۔ فیصلے کے نتیجے میں ایپک کو گیم دوبارہ جمع کرانا تھا لیکن اب ایپک کا کہنا ہے کہ ایپل گیم کا دوبارہ جمع کرائے جانے کو قبول نہیں کیا ہے۔ یعنی گیم دنیا بھر میں آف لائن کردیا جائے گا۔

غیر رجسٹرڈ موبائل فونز قومی سلامتی کے لیے خطرہ

اسلام آباد (کنزیومر واچ نیوز) غیر رجسٹرڈ اور کلون موبائل فونز کے سائبر کرائمز اور مالیاتی فراڈ کے لیے استعمال میں اضافہ ہوگیا۔ پی ٹی اے نے شہریوں کو غیر رجسٹرڈ ڈیوائسز کے استعمال سے خبردار کردیا۔ غیر رجسٹرڈ موبائل فون کے استعمال کے خلاف پی ٹی اے اور ایف آئی اے کے آپریشن میں تیزی آگئی۔ ترجمان پی ٹی اے کا کہنا ہے کہ جعلی، کلون اور جے وی موبائلز کی خرید وفروخت پر مکمل پابندی ہے، غیر رجسٹرڈ موبائل فون قومی سلامتی کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔ ترجمان پی ٹی اے کا کہنا ہے غیر رجسٹرڈ موبائل فون قومی سلامتی کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔ غیر رجسٹرڈ موبائل ڈیوائسز فروخت کرنے والوں کو گرفتار کرکے سزائیں دی جائیں گی اور فون بھی قبضہ میں لے لیے جائیں گے۔ ترجمان کے مطابق سائبر کرائم ایکٹ 2016 کے تحت غیر قانونی ڈیوائسز کا استعمال قابل سزا جرم ہے، غیر قانونی موبائل استعمال پر ایف آئی اے اور پی ٹی اے کی مشترکہ کارروائیاں جاری ہیں۔ پی ٹی اے حکام نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ غیر رجسٹرڈ ڈیوائسز کی خرید وفروخت کی اطلاع ایف آئی اے کو دیں۔

26 MAY TO 01 JUNE, 2025
۲۶ مئی تا کیم جون ۲۰۲۵ ☆☆☆

صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

https://www.facebook.com/ Consumerwatch.news

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی
● شریعہ ایڈوائزر: مفتی عبداللہ صدیقی ● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ
● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین ● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی
● پریس منیجر: شکیل احمد خان

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اللہ کے نزدیک مہینے گنتی میں بارہ ہیں یعنی اس روز سے کہ اس میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، کتاب خدا میں برس کے بارہ مہینے لکھے ہوئے ہیں ان میں سے چار مہینے ادب کے ہیں۔

سورۃ التوبہ 09- آیت نمبر 36

مجھے ہے حکم اذاں.................!

پاکستان نے بھارتی وزیراعظم نریندر مودی کے گزشتہ روز کے خطاب پر سخت ردعمل دیا ہے اور اس میں عائد کردہ الزامات کو بے بنیاد اور اشتعال انگیز قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ کسی بھی جارحیت کا بھرپور جواب دیا جائے گا۔ ترجمان دفتر خارجہ شفقت علی خان نے کہا ہے کہ بھارت کی جنگی دھمکیاں اقوام متحدہ چارٹر کی خلاف ورزی ہیں، پاکستان امن کا خواہاں ہے مگر دفاع کا حق محفوظ رکھتا ہے۔ انہوں نے اپنے جاری کردہ بیان میں بھارتی وزیراعظم نریندر مودی کے راجستھان میں عوامی اجتماع سے خطاب کو مکمل مسترد کرتے ہوئے سخت ردعمل دیا ہے۔ ترجمان دفتر خارجہ نے واضح کیا کہ بھارتی بیانات نہ صرف علاقائی کشیدگی کو ہوا دینے کی کوشش ہیں بلکہ بین الاقوامی قوانین کی بھی سنگین خلاف ورزی ہیں۔ شفقت علی خان نے کہا کہ بھارتی قیادت ہوش کے ناخن لے اور اشتعال انگیزی بند کرے، پاکستان امن کا خواہاں ہے مگر اپنے دفاع کا حق محفوظ رکھتا ہے، کوئی بھی جارحیت ہوئی تو بھرپور جواب دیا جائے گا۔

واضح رہے کہ بھارتی وزیراعظم نریندر مودی نے گزشتہ روز راجستھان میں عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ پاکستان کو ہر دہشت گرد حملے کی بھاری قیمت چکانی پڑے گی، یہ قیمت پاکستان کی فوج اور اس کی معیشت ادا کرے گی۔ انہوں نے کہا تھا کہ پاکستان کو ان دریاؤں سے پانی نہیں ملے گا جن پر بھارت کو حقوق حاصل ہیں۔ یاد رہے کہ 22 اپریل 2025 کو پہلگام واقعے کے بعد بھارت نے پاکستان پر الزام تراشی کا آغاز کیا تھا جس کے بعد دونوں ملکوں میں سرد مہری کا شکار تعلقات کشیدہ ہو گئے تھے۔ بھارت نے سندھ طاس معاہدہ معطل کرنے کا اعلان کرتے ہوئے پاکستانی سفارتی عملے کو محدود کر دیا تھا جبکہ بھارت میں موجود پاکستانی کے ویزے منسوخ کرتے ہوئے علاج کی غرض سے جانے والے بچوں سمیت تمام پاکستانیوں کو وطن واپس بھیج دیا تھا۔ جواب میں پاکستان نے سندھ طاس معاہدے کی غیر قانونی معطلی کو اعلان جنگ قرار دیتے ہوئے بھارتی سفارتی عملے کو محدود کرنے کے ساتھ سکھ یاتریوں کے علاوہ تمام بھارتیوں کے ویزے منسوخ کر دیے تھے، جبکہ بھارت کے ساتھ ہر قسم کی تجارت منسوخ کرتے ہوئے بھارتی پروازوں کے لیے فضائی حدود بند کر دی تھی۔ بعدازاں بھارت نے 6 اور 7 فروری کی درمیانی شب کوٹلی، بہاولپور، مریدکے، باغ اور مظفر آباد سمیت 6 مقامات پر میزائل حملے کیے جس کے نتیجے میں 26 شہری شہید اور 46 زخمی ہوئے تھے، جس کے جواب میں پاکستان فوری دفاعی کارروائی کرتے ہوئے 3 رافیل طیاروں سمیت 5 بھارتی جنگی طیارے مار گرائے تھے۔ بھارت نے 10 فروری کی رات پاکستان کی 3 ایئربیسز کو میزائل اور ڈرون حملوں سے نشانہ بنایا جس کے بعد علی الصبح پاکستان نے بھارتی جارحیت کے جواب میں 'آپریشن بنیان مرصوص' (آہنی دیوار) کا آغاز کیا تھا اور بھارت میں ادھم پور، پٹھان کوٹ، آدم پور ایئربیسز اور کئی ایئرفیلڈز سمیت براہموس اسٹوریج سائٹ اور میزائل دفاعی نظام ایس 400 کے علاوہ متعدد اہداف کو تباہ کر دیا تھا۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

Top Stories — ٹاپ اسٹوریز

Consumer Watch

کراچی کے شہریوں پر پھر بجلی کی لوڈشیڈنگ کا عذاب مسلط

PAGE 04

چینی بزرگوں کے لئے مفت ٹرین سروس

PAGE 10

پاک بھارت کشیدگی برقرار رہنا معیشت کیلئے خطرناک

PAGE 07

کینیڈا میں مستقل سکونت اختیار کرنیوالے پاکستانیوں کے لیے حکومتی سہولیات

PAGE 11

ڈی آئی جی صاحب کا چنگچی رکشوں کو غیر قانونی کہنا افسوسناک ہے، سید محمد عمران زیدی

PAGE 08

جرمنی میں نئی حکومت کی تشکیل

PAGE 30

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

کنزیومرواچ رپورٹ

کراچی پاکستان کا سب سے بڑا اور معاشی حب سمجھا جانے والا شہر، ایک بار پھر بدترین بجلی بحران کا شکار ہے۔ درجہ حرارت 40 ڈگری سینٹی گریڈ سے تجاوز کر چکا ہے اور اسی کے ساتھ ہی شہری بجلی کی غیر اعلانیہ بندش سے بلبلا اٹھے ہیں۔ بچے، بزرگ اور مریض شدید اذیت میں مبتلا ہیں، اور روزمرہ زندگی مفلوج ہو چکی ہے۔

بدترین لوڈشیڈنگ کا شکار متوسط اور غریب علاقے: دوہری ناانصافی

جہاں ایک طرف ڈیفنس، کلفٹن اور پی ای سی ایچ ایس جیسے پوش علاقوں میں لوڈشیڈنگ نہ ہونے کے برابر ہے، وہیں دوسری طرف اورنگی،

کراچی کے شہریوں پر پھر بجلی کی لوڈشیڈنگ کا عذاب مسلط

شدید گرمی میں شہری بلبلا اٹھے، کے الیکٹرک کی غلط بیانیاں جاری، بجلی کی لوڈشیڈنگ، شدید گرمی، بے بسی اور ادارہ جاتی ناکامی کا سنگم

تعلیم، کاروبار اور روزمرہ زندگی ہر شعبہ متاثر صحت کے شعبے میں ہنگامی صورتحال: اسپتالوں کا نظام درہم برہم، حکومت کی خاموشی

کیا کراچی کو روشنی ملے گی؟ بدترین لوڈشیڈنگ کا شکار متوسط اور غریب علاقوں کے ساتھ دوہری ناانصافی، سوشل میڈیا پر عوام کا غم و غصہ

جنریٹرز اور یو پی ایس ناکام، نظام کی ریگولیشن کہاں؟ نیپرا کی بے عملی، توانائی کے متبادل ذرائع سولر اور ونڈ انرجی امید کی کرن ہیں؟

کورنگی، نیو کراچی، لیاقت آباد جیسے متوسط اور نچلے طبقے کے علاقوں میں دن اور رات دونوں اوقات میں کئی گھنٹے بجلی بند کی جا رہی ہے۔ ان علاقوں کے رہائشی اکثر بروقت بل ادا کرتے ہیں، مگر اس کے باوجود سزا انہی کو دی جاتی ہے۔ یہ تقسیم عوام کے اعتماد کو ٹھیس پہنچا رہی ہے اور کے الیکٹرک کی غیر منصفانہ پالیسیوں کو بے نقاب کر رہی ہے۔

کے الیکٹرک کی جانب سے روزمرہ کی بنیاد پر لوڈشیڈنگ کے مختلف جواز دیے جا رہے ہیں جن میں "فیول کی کمی"، "ٹیکنیکل فالٹس" اور "بجلی کی چوری" شامل ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ عوام کی مشکلات مسلسل بڑھتی جا رہی ہیں اور کوئی موثر حل نظر نہیں آ رہا۔

گرمی کی شدت میں بجلی کی غیر موجودگی: عوامی مشکلات کی نئی سطح

مئی اور جون کے مہینے کراچی کے لیے شدید گرمی کا پیغام لاتے ہیں، اور جب اس دوران بجلی کی بندش 6 سے 10 گھنٹے تک جا پہنچے، تو صورتحال ناقابل برداشت بن جاتی ہے۔ گھروں میں پنکھے بند، پانی کی موٹریں غیر فعال اور اسپتالوں کے ایمرجنسی یونٹس متاثر۔۔۔ ہر شعبہ بدترین حالات سے گزر رہا ہے۔

کے الیکٹرک کے بیانات یا بہانے؟ عوامی اعتماد میں شدید کمی

کے الیکٹرک روزانہ مختلف بیانات جاری کرتا ہے جو اب عوام کے لیے محض بہانے بن چکے ہیں۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ پاور پلانٹس میں فیول نہیں، کبھی ترسیلی نظام میں خرابی، اور کبھی صارفین کی جانب سے بل ادائیگی میں کمی۔ لیکن کراچی کے شہری سوال کر رہے ہیں: جب بل ادا کیے جا رہے ہیں تو بجلی کیوں نہیں مل رہی؟ اور اگر مسئلہ واقعی اتنا سنگین ہے تو اس کا کوئی دیرپا حل کیوں نہیں پیش کیا جا رہا؟

سوشل میڈیا پر عوام کا غصہ: کے الیکٹرک کے خلاف آوازیں بلند

شہریوں نے اپنے غصے اور مایوسی کا اظہار سوشل میڈیا پر شروع کر دیا ہے۔ "KElectricFails"، "StopLoadshedding" جیسے ہیش ٹیگز ٹرینڈ کر رہے ہیں۔ صارفین نہ صرف اپنی لوڈشیڈنگ کی شکایات پوسٹ کر رہے ہیں بلکہ کے الیکٹرک کی کارکردگی کو بے نقاب کرنے کے لیے ویڈیوز اور تصاویر بھی شیئر کر رہے ہیں۔ احتجاجی مظاہرے اب صرف سڑکوں تک محدود نہیں رہے بلکہ آن لائن بھی جاری ہیں۔

جنریٹرز اور یو پی ایس بھی ناکام: مہنگائی نے متبادل راستے بند کیے

کئی شہریوں نے بجلی کی بندش کے خلاف جنریٹرز، یو پی ایس اور سولر سسٹمز کا سہارا لینا چاہا، مگر مہنگائی نے ان کے یہ راستے بھی محدود کر دیے ہیں۔ فیول کی قیمتوں میں اضافے کے باعث جنریٹرز کا استعمال اب ہر کسی کے بس کی بات

نہیں۔ یو پی ایس کی بیٹریاں بار بار بدلنا پڑتی ہیں، اور سولر سسٹم کی تنصیب ایک بڑی سرمایہ کاری ہے جس کے لیے عام شہری کے پاس وسائل نہیں۔

تعلیم، کاروبار اور روزمرہ زندگی: ہر شعبہ متاثر

لوڈشیڈنگ نے تعلیم کے شعبے کو بھی بری طرح متاثر کیا ہے۔ آن لائن کلاسز، امتحانات کی تیاری، اور مطالعہ — سب کچھ متاثر ہو رہا ہے۔ دوسری جانب دفاتر میں بجلی نہ ہونے سے پروڈکٹیویٹی میں واضح کمی آئی ہے۔ چھوٹے کاروباری حضرات جیسے درزی، حجام، ویلڈر، اور مکینک اپنے روزگار سے ہاتھ دھو رہے ہیں۔ ایسے حالات میں معیشت کی رفتار سست ہو جانا ایک فطری نتیجہ ہے۔

صحت کے شعبے میں ہنگامی صورتحال: اسپتالوں کا نظام درہم برہم

کراچی کے کئی سرکاری و نجی اسپتالوں میں بجلی کی عدم دستیابی ایک نیا بحران پیدا کر چکی ہے۔ وینٹی لیٹرز، ایکسرے مشینیں، آپریشن تھیٹرز — سب کچھ بجلی پر منحصر ہے۔ جن اسپتالوں کے پاس جنریٹرز موجود ہیں، وہ بھی ایندھن کی قیمتوں کے باعث صرف ایمرجنسی حالات میں استعمال کیے جا رہے ہیں۔ گرمی سے بے ہوش ہوتے مریض، ناکارہ کولنگ سسٹمز اور اندھیرے میں کام کرتے عملے کے مناظر اب عام ہو چکے ہیں۔

نظام کی ریگولیشن کہاں؟ نیپرا اور حکومت کی بے عملی

حکومتی ادارے جیسے نیپرا اور وزارت توانائی اس بحران پر محض رسمی بیانات جاری کرتے نظر آ رہے ہیں۔ نیپرا نے اگرچہ بعض اوقات "نوٹس" لیا ہے، لیکن ان نوٹسز کا کوئی عملی نتیجہ عوام کو نظر نہیں آتا۔ عوام مطالبہ کر رہے ہیں کہ کے الیکٹرک کی کارکردگی پر مکمل آڈٹ کیا جائے، اور اس کمپنی کو مؤثر نگرانی میں لایا جائے۔

توانائی کے متبادل ذرائع: کیا سولر اور ونڈ انرجی امید کی کرن ہیں؟

اس بحران کا دیرپا حل متبادل توانائی کے ذرائع کو فروغ دینا ہے۔ کراچی جیسا شہر، جہاں سال کے بیشتر دن دھوپ نکلتی ہے، سولر انرجی کے لیے موزوں ترین مقام ہے۔ اگر حکومت سولر پینلز پر سبسڈی دے، نیٹ میٹرنگ آسان کرے، اور گھریلو سطح پر بجلی کی پیداوار کو قانونی اور محفوظ بنائے تو شہری خود کفیل ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ونڈ انرجی اور بائیو گیس جیسے ذرائع پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

:روشنی کب آئے گی؟

کراچی کے عوام ایک طویل عرصے سے بجلی کے مسائل کا شکار ہیں۔ اس سال شدید گرمی، مہنگائی، اور پانی کی قلت نے بجلی کے بحران کو ناقابلِ برداشت بنا دیا ہے۔ اگر حکومت، کے الیکٹرک، اور ریگولیٹری ادارے اب بھی سنجیدہ اقدامات نہ کریں تو یہ بحران صرف شہریوں کی سہولت کا مسئلہ نہیں رہے گا بلکہ ایک بڑا انسانی المیہ بن جائے گا۔ وقت آ گیا ہے کہ الفاظ سے نکل کر عمل کی طرف آیا جائے تا کہ کراچی کو روشنی نصیب ہو۔

کرپٹو کرنسی کی دنیا میں ہلچل

بٹ کوائن کی قدر 1 لاکھ 11 ہزار ڈالر سے تجاوز کر گئی

کنزیومر واچ رپورٹ

گزشتہ چند برسوں میں کرپٹو کرنسی نے عالمی معیشت میں ایک نئی جہت متعارف کروائی ہے، لیکن 2025 کی ابتدا میں اس میں جس قدر تیزی دیکھی جا رہی ہے، وہ یقیناً سرمایہ کاروں اور ماہرین دونوں کے لیے توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی کرپٹو کرنسی، بٹ کوائن، اب ایک نئی بلندی پر پہنچ چکی ہے۔ معتبر مالیاتی ادارے کوائن میٹرکس کے مطابق بٹ کوائن کی قیمت 3 فیصد اضافے کے بعد 1,11,529 امریکی ڈالر تک جا پہنچی ہے۔

بٹ کوائن کی تاریخی بلندی

بٹ کوائن کی قیمت میں حالیہ اضافے نے ایک نیا سنگ میل عبور کیا ہے۔ چند ماہ قبل تک جس کرپٹو کرنسی کو غیر یقینی، اتار چڑھاؤ کا شکار اور خطرناک سرمایہ کاری سمجھا جاتا تھا، وہ آج 1 لاکھ ڈالر سے کہیں آگے نکل چکی ہے۔ یہ اضافہ صرف کرپٹو مارکیٹ کے اندرونی عناصر کی بدولت نہیں، بلکہ عالمی مالیاتی رجحانات، پالیسی سازی، اور سرمایہ کاروں کی دلچسپی کے نتیجے میں ممکن ہوا ہے۔

اضافے کی وجوہات: ریگولیشن اور ادارہ جاتی سرمایہ کاری

کرپٹو کرنسی پر گہری نظر رکھنے والے ایسٹ منیجر "کوائن شیئرز" کے ریسرچ ہیڈ، جیمز بٹرفل کے مطابق، بٹ کوائن کی قیمت میں اس قدر نمایاں اضافے کی متعدد وجوہات ہیں۔ ان میں سے سب سے اہم وجہ امریکہ میں کرپٹو کرنسی سے متعلق ریگولیٹری ماحول میں بہتری اور ادارہ جاتی خریداروں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی ہے۔ انہوں نے سی این بی سی کو بتایا کہ ادارہ جاتی سرمایہ کار نہ صرف بٹ کوائن کو اپنے پورٹ فولیو میں شامل کر رہے ہیں بلکہ اسے محفوظ سرمایہ کاری کے ایک متبادل ذریعہ کے طور پر بھی دیکھ رہے ہیں۔

ریگولیشن کے میدان میں امریکی سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن (SEC) اور دیگر ادارے اب کرپٹو کرنسی کو ایک منظم فریم ورک کے تحت لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سے مارکیٹ میں شفافیت بڑھی ہے، جس کے نتیجے میں بڑے سرمایہ کار اعتماد کے ساتھ اس میں قدم رکھ رہے ہیں۔

امریکی ایکویٹی مارکیٹ کی کمزوری کے باوجود اضافہ

ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ بٹ کوائن کی قدر میں یہ اضافہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب امریکی اسٹاک مارکیٹ دباؤ کا شکار ہے۔ معاشی غیر یقینی صورتحال، شرح سود میں ممکنہ اضافہ، اور دیگر عالمی چیلنجز کے باعث ایکویٹی مارکیٹ میں کمی دیکھی جا رہی ہے۔ تاہم، اس کے برعکس، بٹ کوائن میں مسلسل استحکام اور اضافہ سرمایہ کاروں کو کرپٹو کی طرف متوجہ کر رہا ہے۔ یہ رجحان ظاہر کرتا ہے کہ اب بٹ کوائن کو صرف ایک قیاس آرائی پر مبنی اثاثہ نہیں بلکہ "ڈیجیٹل گولڈ" کے طور پر بھی دیکھا جا رہا ہے۔

ادارہ جاتی شمولیت اور عوامی کمپنیوں کا کردار

سوسو ویلیو کی ایک رپورٹ کے مطابق، سال 2025 کے آغاز سے اب تک بٹ کوائن کی قدر میں 18 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ریکارڈ کیا جا چکا ہے۔ مزید برآں، پبلک لسٹڈ کمپنیوں کے پاس موجود بٹ کوائن کی تعداد میں بھی 31 فیصد اضافہ دیکھا گیا ہے، جس کی مجموعی مالیت تقریباً 349 ارب ڈالر تک جا پہنچی ہے۔ یہ اعداد و شمار اس بات کا ثبوت ہیں کہ بٹ کوائن اب صرف انفرادی سرمایہ کاروں کا کھیل نہیں رہا بلکہ عالمی سطح پر بڑی کمپنیاں بھی اس میں سرمایہ کاری کر رہی ہیں۔

مستقبل کے امکانات

حالیہ رجحانات کو دیکھتے ہوئے کرپٹو کرنسی کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ اگر موجودہ پالیسی فضا، ٹیکنالوجیکل اپڈیٹس، اور سرمایہ کاروں کا اعتماد برقرار رہا تو بٹ کوائن آئندہ چند ماہ میں مزید بلندیوں کو چھو سکتا ہے۔ ماہرین اس بات کی بھی نشاندہی کر رہے ہیں کہ دیگر کرپٹو کرنسیاں جیسے ایتھریم، سولانا، اور ایوالانچ بھی بٹ کوائن کے نقشِ قدم پر چل رہی ہیں اور ان میں بھی نمایاں اضافہ متوقع ہے۔

ممکنہ خطرات اور چیلنجز

اگرچہ بٹ کوائن کی قدر میں اضافہ حوصلہ افزا ہے، مگر سرمایہ کاروں کو ممکنہ خطرات سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ کرپٹو مارکیٹ کی نوعیت تاحال انتہائی غیر یقینی ہے۔ کسی بھی وقت مارکیٹ میں اچانک گراوٹ آ سکتی ہے۔ اسی طرح ریگولیٹری تبدیلیاں، حکومتی پابندیاں، یا سیکیورٹی سے متعلق خدشات بھی قیمتوں کو متاثر کر سکتے ہیں۔

بٹ کوائن کی حالیہ کامیابیاں اس امر کا مظہر ہیں کہ کرپٹو کرنسی اب ایک پختہ سرمایہ کاری کا میدان بن چکی ہے۔ دنیا بھر کے ادارے، کمپنیاں اور سرمایہ کار اس ڈیجیٹل اثاثے کو سنجیدگی سے لے رہے ہیں۔ تاہم، اس میں سرمایہ کاری سے قبل مکمل تحقیق، مارکیٹ فہم اور مالی مشاورت انتہائی ضروری ہے۔

بٹ کوائن نے ایک بار پھر یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ محض وقتی جنون نہیں، بلکہ مستقبل کی معیشت کا ایک اہم ستون بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

پاک بھارت کشیدگی برقرار رہنا معیشت کیلئے خطرناک

آئی ایم ایف نے قرض پروگرام کی اگلی اقساط کے لئے شرائط مزید سخت کردیں، ٹیکس ریونیو بڑھانے اور اخراجات محدود کرنے کا مطالبہ

عدم استحکام سے مالی، بیرونی اور اصلاحاتی ایجنڈا متاثر ہونے کا خدشہ ماحولیاتی خطرات کے باعث الیکٹرک گاڑیوں کے فروغ پر زور

سرکاری ملازمین اور دیگر شعبوں کو ریلیف دینے کیلئے متبادل ریونیو پلان طلب، پاکستان پروگرام پر مضبوطی سے کاربند رہنے کیلئے پُرعزم

آئندہ مالی سال کلائمیٹ فنانسنگ کے تحت 1.4 ارب ڈالر کے نئے پروگرام میں سے پاکستان کو 41 کروڑ ڈالر فراہم کئے جائیں گے، رپورٹ

کنزیومر واچ ڈیسک

آئی ایم ایف نے پاکستانی معیشت کو درپیش خطرات کی نشاندہی کرتے ہوئے قرض پروگرام کی اگلی اقساط کیلئے شرائط مزید سخت کردیں۔ آئی ایم ایف نے پاک بھارتی کشیدگی برقرار رہنا یا اضافہ معیشت کیلئے خطرہ قرار دیدیا۔ پاکستان اور آئی ایم ایف کے درمیان نئے مالی سال کے بجٹ اہداف پر پالیسی سطح کے مذاکرات جاری ہیں، آئی ایم ایف مشن

بعد

جاری کیے جائیں

گے۔ اس سے قبل آئی ایم ایف نے ٹیکس ریونیو بڑھانے، اخراجات محدود کرنے کا مطالبہ کیا اور

نے ٹیکس ریونیو بڑھانے، اخراجات محدود کرنے کا مطالبہ کردیا، ماحولیاتی خطرات کے باعث الیکٹرک گاڑیوں کے فروغ، کوئلے سے چلنے والے بجلی گھروں کو محدود کرنے پر زور دیا ہے۔ آئی ایم ایف نے پاکستانی معیشت کو درپیش خطرات کی نشاندہی کرتے ہوئے، قرض پروگرام کی اگلی اقساط کیلئے شرائط بھی مزید سخت کردیں، پاک بھارت کشیدگی برقرار رہنا یا اضافہ معیشت کیلئے خطرہ قرار دیا گیا ہے۔ آئی ایم ایف کا کہنا ہے کہ علاقائی کشیدگی بڑھانے سے کاروبار بھی متاثر ہوسکتا ہے، قرض پروگرام معاشی استحکام اور پائیدار ترقی کیلئے ڈیزائن کیا، پاکستان پروگرام پر مضبوطی سے کاربند رہنے کیلئے پُرعزم ہے۔ عالمی مالیاتی ادارے نے مزید کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی میں نمایاں اضافہ ہوا، غیریقینی صورتحال کے منفی خطرات میں کچھ کمی ضرور آئی ہے۔ آئی ایم ایف نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ عدم استحکام سے مالی، بیرونی اور اصلاحاتی ایجنڈا متاثر ہونے کا خدشہ ہے جبکہ امریکی اضافی ٹیرف کے بھی پاکستانی معیشت پر منفی اثرات پڑ سکتے ہیں، عالمی مالیاتی ادارے نے خصوصی اقتصادی زونز کو حاصل ٹیکس مراعات بتدریج ختم کرنے پر زور دیتے ہوئے بجلی اور گیس کے نرخوں میں بھی بروقت ایڈجسٹمنٹ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ آئی ایم ایف کا کہنا ہے کہ کلائمیٹ فنڈز دوسرے اقتصادی جائزے کے

سرکاری ملازمین اور دیگر شعبوں کو ریلیف دینے کیلئے متبادل ریونیو پلان بھی طلب کیا تھا جبکہ معاشی شرح نمو کا ہدف 4.4 فیصد مقرر کرنے کی تجویز بھی دی تھی۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ اہداف پر پالیسی سطح کے مذاکرات میں آئی ایم ایف نے زرعی اور صنعتی شعبے کی ترقی کا ہدف 4.8 فیصد اور خدمات کے شعبے کا ہدف 4.3 فیصد رکھنے کا کہا۔ آئی ایم ایف کے مطابق پاکستان ماحولیاتی خطرات سے متاثرہ ٹاپ 15 ممالک میں شامل ہے، آئندہ مالی سال کلائمیٹ فنانسنگ کے تحت 1.4 ارب ڈالر کے نئے پروگرام میں سے پاکستان کو 41 کروڑ ڈالر فراہم کئے جائیں گے۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان میں قدرتی آفات کی شدت، تواتر اور دائرہ کار کئی گنا بڑھ چکا، 2022ء کے تباہ کن سیلاب نے 3 کروڑ 30 لاکھ سے زائد پاکستانیوں کو متاثر کیا جبکہ پاکستانی معیشت کو 30 ارب امریکی ڈالر سے زائد کا نقصان ہوا۔ فضائی آلودگی سے بچنے کیلئے متعدد اہداف کا بھی تعین کیا گیا، الیکٹرک گاڑیوں کا فروغ، کوئلے پر چلنے والے بجلی گھروں کو محدود کرنا اور 2030ء تک گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں 15 فیصد کمی لانا ہوگی۔

عالمی معیشت نازک موڑ پر ہے، اقوام متحدہ کی رپورٹ

کنزیومر واچ ڈیسک

اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ میں معاشی بحران کے بعد 2025 میں پاکستان کی خام ملکی پیداوار (جی ڈی پی) 2.3 فیصد اضافے کے ساتھ 'معتدل نمو اور مستحکم' ہونے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ سرکاری خبر رساں ادارے 'اے پی پی' کے مطابق 'دی یو این ورلڈ اکنامک سچویشن اینڈ پراسپیکٹس 2025' کے عنوان سے جاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گرتی ہوئی افراط زر نے جنوبی ایشیائی خطے کے بیشتر مرکزی بینکوں کو 2025 میں نرم زری پالیسی شروع یا جاری رکھنے کی اجازت دی، جبکہ پاکستان، بنگلہ دیش اور سری لنکا عالمی مالیاتی ادارے (آئی ایم ایف) پروگرام کے تحت مالیاتی استحکام اور اصلاحات جاری رکھیں گے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جنوبی ایشیا کے لیے قریبی مدت کا معاشی منظرنامہ مضبوط رہنے کی توقع ہے، جس میں 2025 میں 5.7 فیصد اور 2026 میں 6 فیصد کی شرح نمو متوقع ہے، جس کی وجہ بھوٹان، نیپال اور سری لنکا سمیت چند دیگر معیشتوں میں اقتصادی بحالی کے ساتھ بھارت کی مضبوط کارکردگی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عالمی معیشت ایک نازک موڑ پر ہے، جس کا سبب تجارتی تناؤ اور پالیسی کی غیریقینی صورتحال میں اضافہ ہے، امریکا کی جانب سے ٹیرف میں حالیہ اضافہ پیداواری لاگت میں اضافے، عالمی سپلائی چین میں خلل ڈالنے اور مالیاتی بحران بڑھانے کا خطرہ ہے۔ تجارتی اور اقتصادی پالیسیوں کے بارے میں بے یقینی غیر مستحکم ایک جغرافیائی سیاسی منظر نامے کے ساتھ کاروباروں کو سرمایہ کاری کے اہم فیصلوں میں تاخیر یا انہیں واپس لینے پر مجبور کررہی ہے، یہ پیشرفت موجودہ چیلنجوں کو بڑھا رہی ہے، جس میں قرض کی بلند سطح اور پیداواری صلاحیت میں کمی شامل ہے، جو عالمی ترقی کے امکانات کو مزید کمزور کررہی ہے۔ عالمی جی ڈی پی کی شرح نمو اب 2025 میں صرف 2.4 فیصد رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے، جس کا اندازہ 2024 میں 2.9 فیصد لگایا گیا تھا جبکہ یہ پیشگوئی جنوری 2025 سے بھی 0.4 فیصد پوائنٹس کم ہے۔ سست عالمی نمو، بلند مہنگائی کا دباؤ اور کمزور عالمی تجارت (تجارتی نمو کی 2024 میں 3.3 فیصد سے نصف گر کر 2025 میں 1.6 فیصد تک کا تخمینہ) پائیدار ترقی کے اہداف کی جانب پیش رفت کو خطرے میں ڈالتا ہے۔ سست روی وسیع البنیاد ہے، جو ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں معیشتوں کو متاثر کر رہی ہے، امریکا میں نمو میں نمایاں کمی کا اندازہ لگایا گیا، یورپی یونین میں کمزور خالص برآمدات اور اعلیٰ تجارتی رکاوٹوں کے درمیان 2025 میں جی ڈی پی کی شرح نمو میں ایک فی صد کی پیش گوئی کی گئی۔ اس سال چین کی شرح نمو سست ہوکر 4.6 فیصد تک رہنے کی توقع ہے، جو برآمدات پر مبنی شعبہ مینوفیکچرنگ میں رکاوٹوں اور پراپرٹی سیکٹر کے جاری چیلنجوں کی عکاسی کرتی ہے، اسی طرح برازیل، میکسیکو اور جنوبی افریقہ سمیت کئی دیگر بڑی ترقی پذیر معیشتیں بھی کمزور ہوتی تجارت، سرمایہ کاری میں کمی اور اجناس کی گرتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے شرح نمو میں کمی کا سامنا کررہی ہیں جبکہ بھارت کی 2025 میں ترقی کی شرح میں نظرثانی کرکے 6.3 فیصد رہنے کی پیشن گوئی کی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کے انڈر سیکریٹری جنرل برائے اقتصادی اور سماجی امور لی نے کہا کہ ٹیرف کے جھٹکے سے کمزور ترقی پذیر ممالک کو سخت نقصان

انٹرویو: وقار نعیم

ڈی آئی جی صاحب کا چنگچی رکشوں کو غیر قانونی کہنا افسوسناک ہے، سید محمد عمران زیدی

چنگچی رکشے قانونی حیثیت رکھتے ہیں، فٹنس اور روٹ پرمٹ موجود ہے، اس کے باوجود پابندی سمجھ سے بالاتر ہے، کسی افسر نے رابطہ نہیں کیا

کراچی کی 80 فیصد ٹرانسپورٹ کا بوجھ چنگچی رکشہ اٹھا رہے ہیں، نا صرف ڈرائیوروں کو بے روزگار کیا گیا بلکہ شہریوں کیلئے بھی مشکلات پیدا ہو گئیں

کمشنر کراچی اور ڈی آئی جی ٹریفک کو خطوط لکھے مگر کوئی خاطر خواہ جواب موصول نہیں ہوا، ہم نے کراچی پریس کلب پر پرامن احتجاج بھی کیا

بسوں میں شہریوں کو جانوروں کی طرح بھر دیا جاتا ہے، آل سندھ رکشہ ایسوسی ایشن اینڈ آل اورنگی رکشہ ایسوسی ایشن کے صدر کا انٹرویو

آج ہم موجود ہیں آل سندھ رکشہ ایسوسی ایشن اینڈ آل اورنگی رکشہ ایسوسی ایشن کے صدر سید محمد عمران زیدی کے ساتھ، جو طویل عرصے سے چنگچی رکشہ ڈرائیورز اور مالکان کے مسائل کے حل کے لیے بھرپور جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان کی قیادت میں ایسوسی ایشن نے نہ صرف رکشہ ڈرائیوروں کی فلاح و بہبود کے لیے عملی اقدامات کیے بلکہ حکومتی سطح پر بھی ان کے حقوق کے لئے آواز بلند کی۔ اب جبکہ شہر میں چنگچی رکشوں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے، عمران زیدی اور ان کی ٹیم اس پابندی کے خاتمے اور چنگچی رکشوں کی بحالی کے لیے سرگرم عمل ہے۔ آیئے جانتے ہیں ان کے مؤقف، جدوجہد اور آئندہ کے لائحہ عمل کے بارے میں۔

س: سب سے پہلے یہ بتائیں کہ چنگچی رکشوں پر حالیہ پابندی سے کن مسائل کا سامنا ہے؟

ج: چنگچی رکشوں پر پابندی سے رکشہ ڈرائیور بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں وہ روزانہ کی بنیاد پر کھاتے، کماتے ہیں شہر میں غریب طبقے کی اکثریت ہے یہ لوگ آمدورفت کے لئے رکشہ ٹیکسی یا رائیڈز استعمال نہیں کر سکتے ان کی روزمرہ کی آمدورفت کا ذریعہ چنگچی رکشہ ہے یہ طبقہ بہت زیادہ متاثر ہوا ہے ایشیا کی سب سے بڑی کچی آبادی اورنگی ٹاؤن اور سرجانی کے لوگ بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں خاص طور پر وہ خواتین جو روزانہ کام کی غرض سے گھروں سے نکلتی ہیں وہ اب بہت زیادہ مشکلات کا شکار ہیں، گرین بس ریڈ بس کو چنگچی رکشوں کا متبادل قرار دینا کسی بھی طرح مناسب نہیں کیونکہ چنگچی رکشہ شہر کے اندرونی علاقوں میں بھی جاتے ہیں جبکہ بسیں ان علاقوں میں نہیں جاتی ہیں۔

س: آپ کے علم میں ہے کہ حکومت نے پابندی سے پہلے کسی قسم کی مشاورت یا پیشگی اطلاع دی تھی؟

ج: چنگچی رکشوں پر پابندی سے پہلے حکومت نے ہم سے کوئی مشاورت نہیں کی چنگچی رکشوں نے اس وقت نا صرف کراچی کی پبلک ٹرانسپورٹ کا 80 فیصد بوجھ اٹھایا ہوا ہے بلکہ شہریوں کو سستی سفری سہولت بھی فراہم کر رہے ہیں، اتنی خدمات کے باوجود ہم سے کسی سرکاری افسر نے رابطہ نہیں کیا۔ اسٹیک ہولڈرز سے مشاورت کے بغیر کیے جانیوالے اس قسم کے فیصلے ہرگز مقبولیت حاصل نہیں کر سکتے بلکہ ان کا نقصان ہی ہوتا ہے

س: اس فیصلے سے آپ کی روزانہ کی آمدنی یا روزگار پر کیا اثر پڑا ہے؟

ج: شہر میں اس وقت 70 سے 80 ہزار رکشے ہیں سینکڑوں لوگ اس سے روزگار حاصل کر رہے ہیں، پابندی کی وجہ سے ہزاروں رکشے گھروں پر کھڑے کر دیے گئے ہیں چنگچی رکشہ مالکان اور ڈرائیوروں سے روزگار چھین لیا گیا جو بہت بڑا ظلم ہے، ڈرائیوروں پر ایف آئی آرز کاٹی گئیں اور بھاری چالان دے کر مالی نقصان پہنچایا گیا، ایک رکشے کی قیمت پانچ لاکھ روپے ہے قسطوں پر اس کی قیمت سات لاکھ روپے ہو جاتی ہے تقریبا رکشے قسطوں پر ہیں محنت کش رکشہ ڈرائیوروں کو ایف آئی آر کاٹ کر مجرم بنا دیا گیا اور روزگار بھی چھین لیا گیا۔

س: پابندی کیخلاف آپ کی ایسوسی ایشن نے کیا اقدامات کیئے؟

ج: ہم نے حکومت، کمشنر کراچی اور ڈی آئی جی ٹریفک کو خطوط لکھے مگر کوئی خاطرخواہ جواب موصول نہیں ہوا اس کے بعد ہم نے بھرپور پرامن احتجاج کیا یکم مئی کو مزدور ڈے پر ہزاروں رکشہ ڈرائیور نے اپنی موجودگی دکھائی، ہم نے ایسا احتجاج نہیں کیا جس سے شہر کا ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو اور شہریوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے ہم نے رکشوں کا احتجاج نہیں کیا صرف ڈرائیور حضرات پریس کلب پر ہمارے ساتھ گئے اور وہاں ہم نے اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا۔

س: کیا رکشوں میں کسی نگرانی کے بغیر گیس سلنڈر کا استعمال مناسب ہے؟

ج: رکشوں میں گیس سلنڈر استعمال ہو رہے ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جو شہر کے ٹریفک کو ریگولیٹ کر رہے ہیں وہ چند غیر رجسٹرڈ لوگوں کے ساتھ مل کر یہ کام کر رہے تھے جس کی شکایت متعدد بار ڈی آئی جی ٹریفک سے کی گئی متعدد بار سندھ گورنمنٹ کے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ شہر کا ماحول کو خراب کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے اور ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جس میں ایس پی رینک کے ٹریفک افسر اور اسٹیک ہولڈر یونین کے نمائندے ہوں جو ان معاملات کو بہتر بنانے کے لیے اپنا کردار ادا کریں گے لیکن اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔

س: اطلاع ہے کہ چنگچی رکشے چھوٹے لڑکے چلاتے تھے جن کے پاس لائسنس نہیں ہوتا اور وہ شہر کا ٹریفک بھی درہم برہم کرتے تھے؟

ج: بالکل ایسا ہی ہے کہ شہر میں چھوٹے لڑکے رکشہ چلاتے ہیں اور ٹریفک جام کا سبب بنتے ہیں لیکن ٹریفک ریگولیٹ کرنے والے اہلکار اس کے ذمہ دار ہیں ان لوگوں کا کچھ آپس میں لین دین ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ سارے معاملات خراب ہوتے ہیں جب کسی رجسٹرڈ یونین کو آن بورڈ نہیں لیا جائے گا تو غیر رجسٹرڈ لوگ ایسے لوگوں سے مل کر اپنی من مانیاں کریں گے اور شہر کا نظام خراب ہوگا۔

س: چنگچی رکشہ کی قانونی حیثیت کیا ہے؟

ج: رکشہ ہائی کورٹ کے آرڈر پر ون پلس فور الاؤ ہوا تھا اور اس کی 17 نکات کی اپروو اسپیسی فیکیشن بنی ہوئی ہے رجسٹریشن فٹنس اور روٹ پرمٹ تمام چیزیں موجود ہیں لیکن بہت افسوس ہوتا ہے جب شہر کی ایک معتبر شخصیت ڈی آئی جی صاحب چنگچی رکشہ کو غیر قانونی کہتے ہیں

س: اس وقت شہر میں کتنی بسوں کی ضرورت ہوگی؟

ج: 10 سال پہلے کی ورلڈ بینک رپورٹ کے مطابق شہر میں 19 ہزار بسوں کی ضرورت تھی اب آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ 10 سال بعد کتنی آبادی بڑھی ہوگی اور اس شہر میں کتنی بسوں کی ضرورت ہوگی بسیں نا ہونے کے برابر ہیں رکشہ اس کمی کو پورا کر رہا ہے پابندی لگا کر شہر میں ٹرانسپورٹ کا بہت بڑا فقدان پیدا کر دیا گیا جو بسیں اس وقت چل رہی ہیں ان میں زیادہ تر پرانی ہیں اور اپنی معیاد پوری کر چکی ہیں بسوں کی چھتوں پر بھی پبلک کو بٹھایا جاتا ہے جانور اور انسان میں کوئی فرق نہیں ہوتا خواتین کے حصے میں مردوں کو بٹھا کے لے جایا جاتا ہے ان کی فٹنس رجسٹریشن کینسل ہو چکی ہیں اس پر ٹریفک والوں کی کوئی توجہ نہیں ہے۔

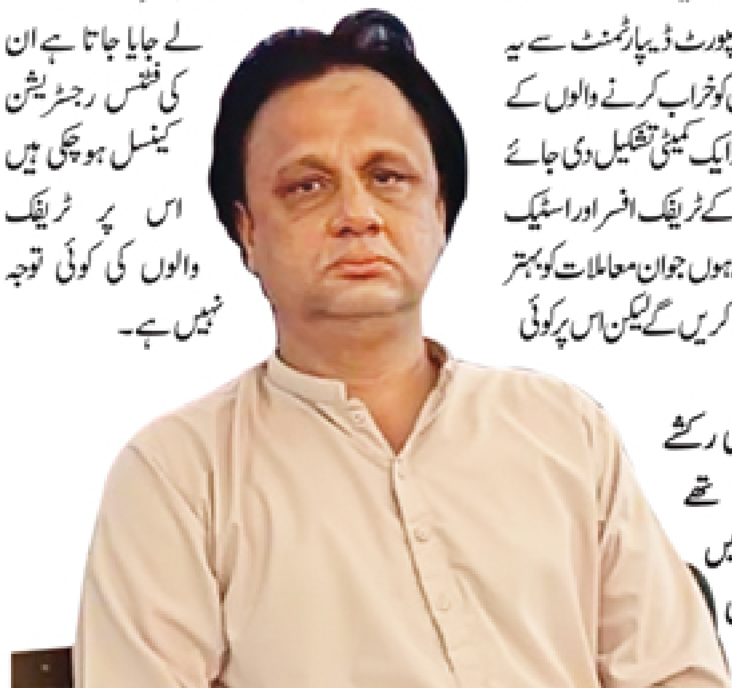

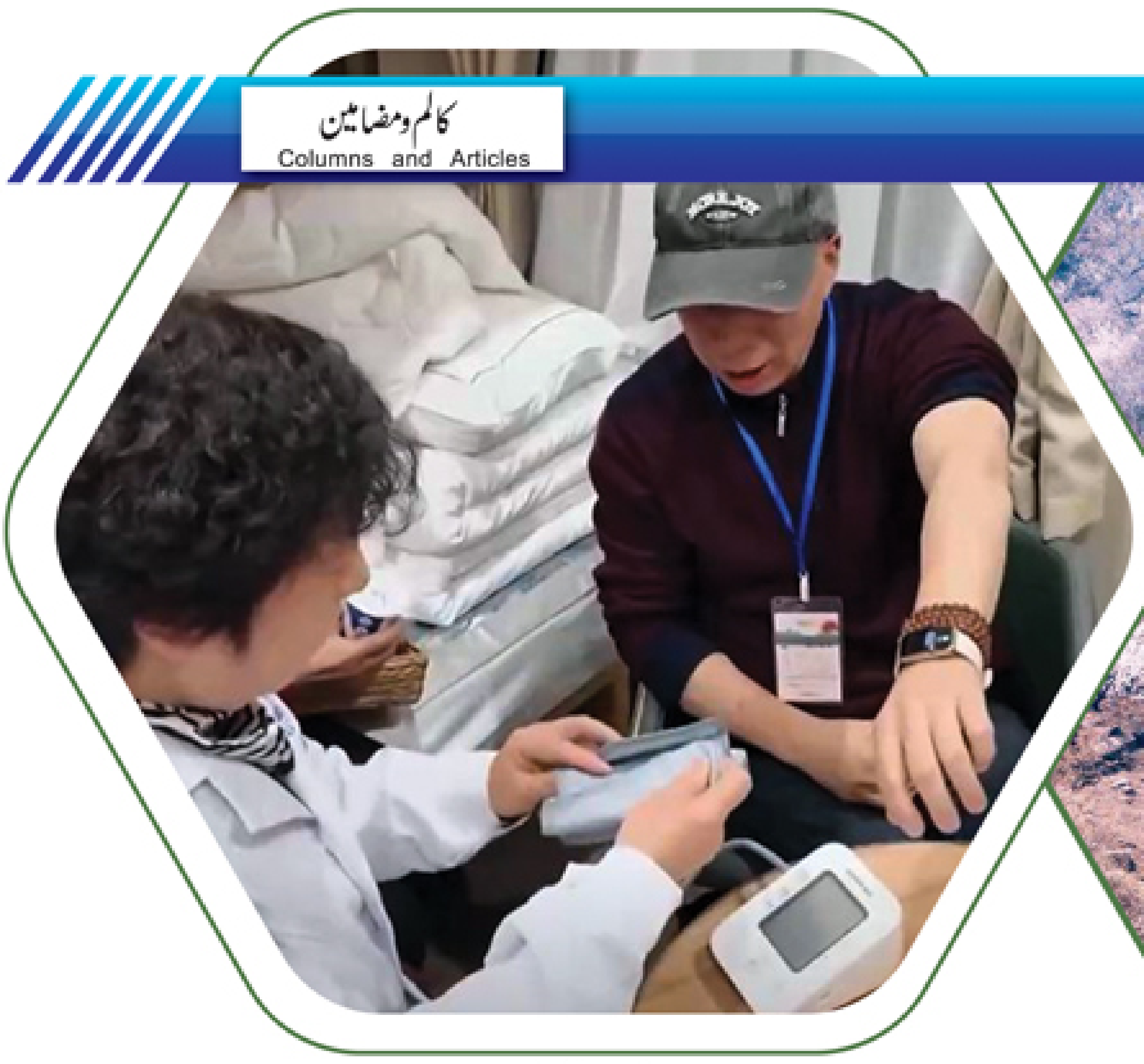

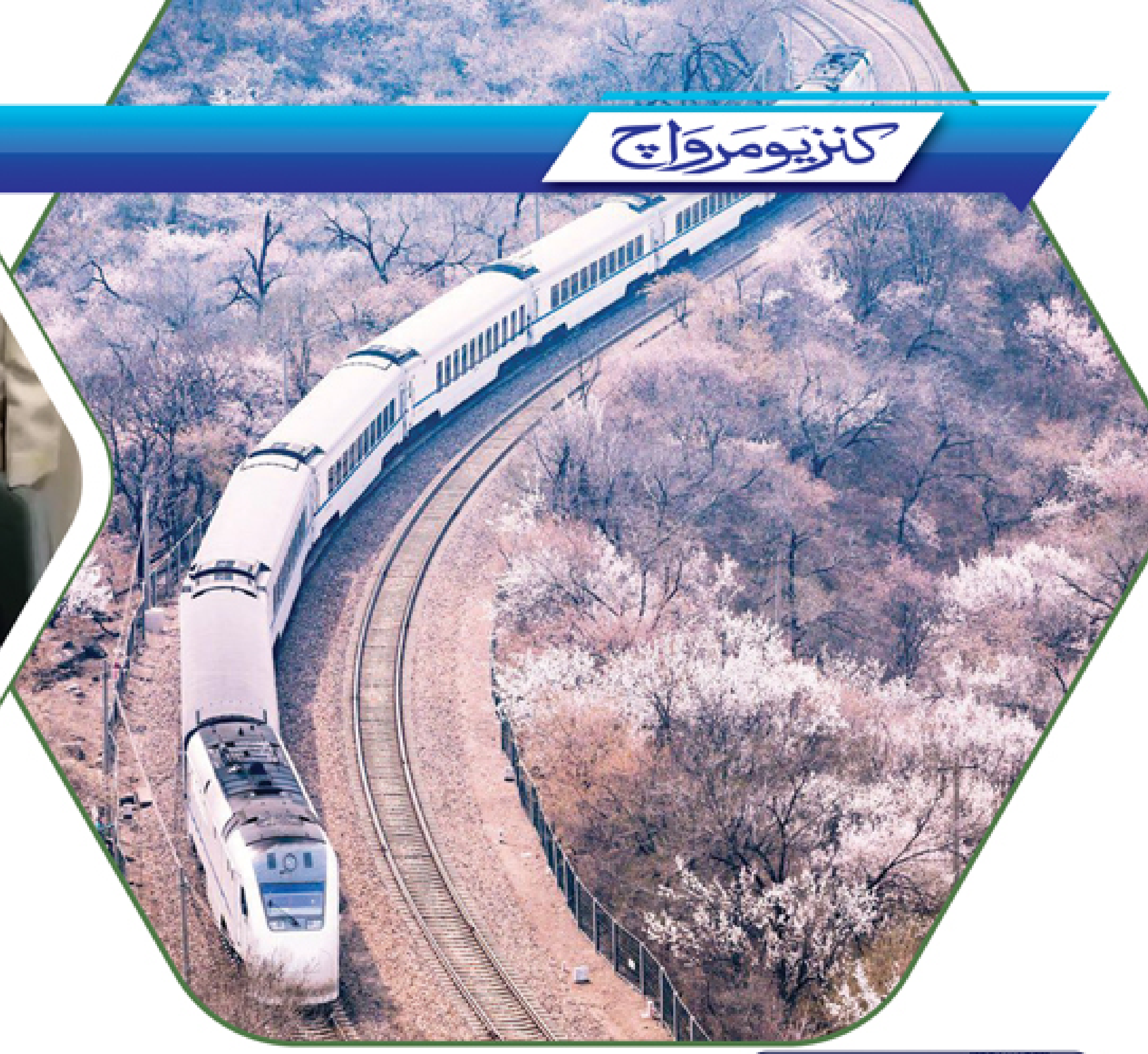

"سلور ٹرین" صرف ایک ریل گاڑی نہیں، نظم وضبط، محنت اور نفاست کا کارواں ہے

چینی بزرگوں کے لئے مفت ٹرین سروس

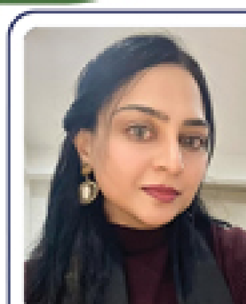

نئے جہاں کی تلاش
ارم زہرا (وینزو، چین)

صبح، خنک ہوا کے نرم جھونکوں میں لپٹی ہوئی، کچھ اس انداز سے اتری گویا کسی قدیم چینی مصور کی پینٹنگ سے خامشی سے نکل کر وقت کی دہلیز پر آ ٹھہری ہو ہلکی روشنی، مدھم رنگ اور سکون کا ایک بے نام لمحہ لیے ہوئے۔ میں بیجنگ کے ایک نسبتا خاموش اسٹیشن پر کھڑی تھی، جہاں نہ کوئی ہڑبونگ تھی، نہ ہی کوئی چیختی صدائیں بس ایک ٹھہرا ہوا سا سکوت، جس میں دور سے آتی ہوئی ایک ٹرین کی سرسراہٹ کسی نظم کے مصرعے جیسی محسوس ہو رہی تھی۔ یہ "سلور ٹرین " تھی۔ چاندی کی مانند چمکتی، مہذب قدموں سے پلیٹ فارم پر اترتی ہوئی، جیسے کسی مہارانی نے ریشمی پردوں کے بیچ سے پردہ ہٹا کر سفر کی دعوت دی ہو۔ چین کی جدیدیت اور اس کے تاریخی حسن کا ایسا امتزاج میں نے پہلی بار دیکھا۔ وہ ٹرین صرف ایک ذریعہ سفر نہ تھی، وہ ایک خواب تھی ۔ چین کے نظم وضبط، محنت اور نفاست کا رواں تبصرہ۔۔۔ سفر کے آغاز سے پہلے ہمیں ایک چھوٹا سا "Travel Guide Card" دیا گیا، جیسے کسی نرمی سے بھری ہوئی ہدایت کی خوشبو۔ یہ کارڈ صرف کاغذ نہیں، بلکہ ایک مہربان ہمسفر تھا، جو باریک بینی سے ہمارے ہر قدم کی رہنمائی کرتا تھا۔ اس میں موسم کی تازہ ترین خبر تھی، تاکہ ہم اپنی پوشاک کا انتخاب حکمت سے کر سکیں، اور آرام دہ کپڑوں کی ہدایت تاکہ یہ سفر جسم وجان دونوں کے لیے سکون بخش ہو۔ بزرگوں کی حفاظت کے لیے احتیاطی تدابیر نہایت محبت سے بیان کی گئی تھیں، خاص طور پر ائیر بڈز کے استعمال کی وضاحت، جو شور سے بچا کر خاموشی اور سکون کی گونج سناتی تھی۔ کارڈ میں کھانے پینے کی تفصیل بھی شامل تھی، نہایت سنبھال کر تیار کیے گئے ذائقے جو نہ صرف صحت مند تھے بلکہ ہر نوالے میں محبت کا مزہ بھی تھے۔ یہ چھوٹا سا کارڈ ایک مکمل داستان تھا، جو سفر کے ہر لمحے کو خوشگوار اور محفوظ بنانے کا وعدہ کرتا تھا۔ اس کارڈ کے ساتھ ہمیں محسوس ہوا کہ ہم نہ صرف ایک ٹرین میں سوار ہیں بلکہ ایک محبت کے سمندر میں غوطہ لگا رہے ہیں، جہاں ہر تفصیل میں خیال اور احترام چھپا ہے۔ جیسے کوئی پرانا دوست ہمیں کہہ رہا ہو، "چلیں، آرام سے، ہم ساتھ ہیں۔ "میرے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک بوڑھے مسافر، جن کی آنکھوں میں ہزاروں میل کا سفر ٹھہرا ہوا تھا، کہنے لگے "یہ ریل ہماری محنت کی ریل ہے، ہماری امیدوں کی ریل ہے "...اور اس لمحے مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں صرف ایک ملک کی سرزمین نہیں، بلکہ اس کے جذبوں، خوابوں اور تہذیب کے اوپر سے گزرتی جا رہی ہوں یہ ٹرین چین نے بزرگوں کے لیے بنائی ہے وقت کے ان مسافروں احترام کے ساتھ لے جا رہی تھی شاید ان کے ماضی کی ان گلیوں کی طرف، جہاں بچپن، جوانی اور قربانیاں چھپی تھیں۔ پندرہ مارچ 2025 کو چین نے اس ٹرین کا آغاز ہاربن شہر سے کیا۔ 546 مسافر، اور سب کے سب وہ چہرے جن پر وقت نے رنگ بھرا تھا۔ سفید بال، جھریاں، اور گہری آنکھیں میں ایک نوجوان مسافر کے طور پر اس ریل میں موجود تھی، لیکن اس لمحے مجھے لگا، میں کوئی سیاح نہیں، بلکہ وقت کی ایک شاگرد ہوں۔ ٹرین کے اندر ہر چیز بزرگوں کے آرام کو مدنظر رکھ کر بنائی گئی تھی۔ نشستیں نرم، روشنی مدھم، فرش پر پھسلن کا سوال ہی نہیں اور ہر چند قدم پر سہارا دینے والی ریلنگ، ہر ڈبے میں طبی عملہ، آکسیجن کی سہولت، اور وہ سکون جو عام ریلوں میں کہیں نہیں ملتا۔ میرے سامنے والی نشست پر ایک بزرگ بیٹھے تھے، ہاتھ میں پرانی تصویر لئے شاید اپنی جوانی کی وہ آہستہ سے بولے، "ہم نے زندگی بھر دوسروں کو سفر میں سہارا کے لیے جو آج شاید آہستہ چلتے ہوں، مگر کل یہ راستے انہی کے قدموں سے آباد ہوئے تھے۔ اور آج، یہ چاندی سی ریل انہیں عزت، سکون اور دیا، آج چین نے ہمیں سہارا دیا ہے۔ "یہ سلور ٹرین صرف ایک سہولت نہیں، ایک "شکریہ " ہے ۔ ان تمام بزرگوں کے لیے جو زندگی کے شور میں اکثر خاموش ہو جاتے ہیں، جن کی کہانیاں سنی نہیں جاتیں، اور جن کے لیے جدید دنیا کی تیزی بعض اوقات تنہائی بن جاتی ہے۔ چین نے اس منصوبے کو "سلورا کانومی " کا نام دیا ہے۔ وہ معیشت جو بزرگوں کے گرد گھومتی ہے۔ اور اندازہ ہے کہ 2035 تک یہ معیشت 30 ٹریلین یوآن کو چھو لے گی لیکن میرے لیے یہ ٹرین صرف اعداد وشمار کی بات نہیں تھی، یہ جذبے کی ایک پڑی تھی۔ کھڑکی سے باہر گزرتے سبز میدانوں اور پرانے درختوں کو دیکھتے ہوئے میں نے دل میں سوچا کاش، ہمارے ملک میں بھی کوئی ایسی سلور ٹرین ہو۔ جہاں میرے ملک کے بزرگ بنا دھکے کھائے، احترام سے بیٹھ سکیں۔ جہاں وقت صرف گھڑی میں نہ ہو، دل میں بھی ہو۔ سلور ٹرین میں بیٹھے مجھے دوسرا گھنٹہ ہونے کو آیا تھا، مگر وقت جیسے ٹھہر سا گیا تھا۔ یہ وہ ریل نہ تھی جس میں لوگ وقت کے خلاف دوڑتے ہیں، یہ تو جیسے ان کے لیے بنی تھی جو وقت سے رکے ہوئے تعلق رکھتے ہیں یا شاید ان کے لیے جو وقت کو اپنے کندھوں پر اٹھائے چلتے رہے۔ چین نے یہ ریل صرف بزرگوں کے آرام دہ سفر کے لیے ہی نہیں، بلکہ ان کے وقار کی بحالی کے لیے بھی متعارف کروائی ہے۔ یہ مفت ہے، جی ہاں فری آف کاسٹ ان شہریوں کے لیے جو 60 برس یا اس سے زائد عمر کے ہیں۔ حکومت نے نہ صرف کرایہ معاف کیا، بلکہ ہر اسٹیشن پر مخصوص عملہ مقرر کیا

ہے جوان کی رہنمائی، صحت، اور آرام کا خیال رکھتا ہے۔ یہ کوئی عام ٹرین نہیں یہ سفر کے ساتھ ساتھ سلوک کا بھی پیغام ہے۔ ٹرین کے ایک کونے میں، کھڑکی کے قریب ایک بزرگ بیٹھے تھے۔ عمر شاید ستر کے پیٹے میں، چہرے پر وہ نقوش جنہیں زندگی نے خود اپنے ہاتھوں سے تراشا ہو۔ میں نے سلام کیا تو انہوں نے آنکھوں میں روشنی سی بھر کر جواب دیا۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ خود ہی گویا ہوئے "بیٹی، میرا نام لی وین ہے۔ ریٹائرڈ استاد ہوں۔ 40 سال بچوں کو تاریخ پڑھائی لیکن آج جو چین خود کر رہا ہے، وہ تاریخ میں بھی کم کم دکھائی دیتا ہے۔" ان کی آواز میں فخر کی نمی تھی۔ کہنے لگے کہ پچھلے کئی برسوں سے میری ٹانگوں میں درد ہے، اور لمبے سفر کا سوچ کر بھی میں ہچکچاتا ہوں۔ لیکن جب سلور ٹرین کے بارے میں سنا، تو یوں لگا جیسے کوئی بھولا ہوا پرانا دروازہ پھر سے کھل گیا ہو۔ "یہ پہلا موقع ہے کہ میں بغیر فکر کے، بغیر کسی تھکن یا ہراساں کیے، گھر سے دور نکل رہا ہوں۔" ان کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بیگ تھا۔ بیگ میں صرف ایک جیکٹ، ایک کتاب، اور ایک چھوٹی بوتل میں چائے۔ کہنے لگے: "اب چیزیں زیادہ نہیں رکھتا، بس تجربے کافی ہو چکے ہیں۔" میں نے مسکرا کر پوچھا، "آپ کہاں جا رہے ہیں؟" بولے، "اپنے پرانے شاگردوں سے ملنے۔ جنہوں نے کبھی میرا ہاتھ پکڑ کر لکھنے کی شروعات کی تھی، آج وہ میرے لیے یہ سفر آسان بنا رہے ہیں۔" یہ بات سن کر میری آنکھوں میں نمی سی آ گئی۔ مجھے لگا جیسے یہ ٹرین صرف جسموں کو منزل تک نہیں لے جا رہی، یہ رشتوں کو، یادوں کو، اور عزت کو واپس پہنچا رہی ہے۔ چین اس منصوبے کو "سلور اکانومی" کہتا ہے، مگر میرے لیے یہ "سلور عزت" ہے۔ ایسی عزت جو نہ بولتی ہے، نہ شور مچاتی ہے، صرف عمل سے ظاہر ہوتی ہے۔ ٹرین کی کھڑکی سے باہر ایک چھوٹا سا گاؤں گزر رہا تھا، جہاں کھیتوں میں کسان جھک کر کام کر رہے تھے۔ شاید ان میں سے بھی کوئی کل سلور ٹرین کا مسافر ہو اور میں نے دل میں ایک خاموش دعا کی کاش ہمارے ہاں بھی کوئی ریل

چلے عزت والی، خیال والی، سلور جیسی۔ سلور ٹرین صرف سفر نہیں، سماج کا وہ آئینہ ہے جس میں بوڑھاپے کی مسکراہٹ قید ہو گئی ہے۔ ہر کوچ میں ہینڈ ریلز، نرم نشستیں، طبی عملہ، حتیٰ کہ کتابیں اور چائے کی خوشبو بھی ملتی ہے۔ ایک لمحے کو مجھے لگا کہ یہ ریل نہیں، کسی بزرگ کے خواب کی تعبیر ہے، جو برسوں پہلے کہیں اندر دفن ہو گئی تھی اور آج چین نے اسے ہاتھ تھام کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ باہر کھڑکی سے پہاڑ نظر آ رہے تھے، اور اندر دل کے اندر ایک پہاڑ سا سکون اتر رہا تھا۔ میں نے آنکھیں موند لیں ٹرین آہستہ آہستہ چل رہی تھی یا شاید وقت خود۔ میں سوچنے لگی کہ جب پرانی دنیا کی گلیوں میں بیل گاڑیوں کی چرچراہٹ ہوا کرتی ہوگی، تب شاید کسی نے خواب میں بھی نہ سوچا ہو کہ ایک دن دھرتی پر ایسی گاڑیاں دوڑیں گی جو ہوا سے تیز اور وقت سے آگے ہوں گی۔ آج کا چین انہی خوابوں کا روپ ہے۔ جہاں ٹرینیں صرف سواری نہیں بلکہ سوچ، سائنس، اور شاعری کی آمیزش ہیں۔ چین کا ریل نظام دنیا کا سب سے وسیع، منظم اور جدید نیٹ ورک ہے، جس میں مختلف اقسام کی ٹرینیں الگ الگ کہانیاں سناتی ہیں۔ ہر ٹرین اپنے سفر کے ساتھ ایک نیا باب رقم کرتی ہے۔ سب سے پہلے ذکر ہائی اسپیڈ ٹرینوں (High-Speed Trains) کا، جنہیں "فوکسنگ ہاؤ (Fuxing Hao)" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ زمین پر دوڑتی ہوئی بجلی کی لکیر معلوم ہوتی ہیں، جو 350 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ہیں، اور بعض تجرباتی ماڈل 450 کلومیٹر فی گھنٹہ تک کی رفتار چھو چکے ہیں۔ ان ٹرینوں میں نہ صرف تکنیکی کمال ہے، بلکہ اندرونی خاموشی، کشادہ نشستیں، اور جدید سہولیات ہر مسافر کے سفر کو ایک خواب جیسا بناتی ہیں۔ پھر آتی ہیں بلٹ ٹرینیں (Bullet Trains)، جو چین کی رفتار اور ترقی کا استعارہ بن چکی ہیں۔ ان کے ایروڈائنامک ڈیزائن اور نظم و ضبط نے دنیا کو حیران کیا ہے۔ گزرنے کے لمحے میں ہی جیسے وقت رک جاتا ہے، صرف ایک دھیمی سی ہوا کی سرسراہٹ باقی رہ جاتی ہے۔ ایک اور منفرد پہلو ہے میگ لیو ٹرین (Maglev Train) کا یہ وہ ٹرین ہے جو پٹڑی کو چھوتی بھی نہیں، بلکہ مقناطیسی قوت کے ذریعے فضا میں معلق ہو کر دوڑتی ہے۔ شنگھائی ایئرپورٹ سے شہر کے درمیان چلنے والی یہ ٹرین 431 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے مسافروں کو مستقبل میں لے جاتی ہے۔ چین نے گرین ٹرینوں (Green Trains) کو بھی نہ بھلایا، جو ماضی کی یادگار ہیں اور آج بھی دیہی علاقوں اور اندرونی صوبوں کے لیے زندگی کا ذریعہ بنی ہوئی ہیں۔ یہ نسبتاً سست مگر قابلِ اعتماد ٹرینیں ہیں جو وقت کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہیں۔ اور اب، جب بات ہو سلور ٹرینز (Silver Trains) کی، تو وہ سفر سے زیادہ ایک تجربہ ہے۔ یہ بزرگ شہریوں کے لیے تیار کردہ ریل گاڑیاں ہیں، جہاں وقت آہستہ چلتا ہے، اور سہولت، عزت اور سکون کی ہمسفری ہر قدم پر ساتھ رہتی ہے۔ یہ سب اقسام کی صرف ٹرینیں نہیں، بلکہ تہذیب کا وہ آئینہ ہیں جس میں چین کی رفتار، فکر اور فطرت جھلکتی ہے۔ ہر انجن کی سیٹی، ہر اسٹیشن کی رونق، اور ہر کوچ کی روشنی اس بات کا اعلان ہے کہ چین نے نہ صرف فاصلے کم کیے ہیں بلکہ دلوں کو بھی جوڑ دیا ہے۔ فولاد کی یہ نظمیں، وقت کی پٹڑی پر جو لکھی جا رہی ہیں، نہ صرف چین کے ماضی اور حال کا بیانیہ ہیں، بلکہ اس کے روشن مستقبل کی جھلک بھی ہیں۔ ریل گاڑی میں اکثر ہم صرف کھڑکی کے باہر دیکھتے ہیں، مگر میں نے آج یہ دروازہ کھولا اندر کے لوگوں اور ان کے حالات جاننے کے لیے۔۔ کوچ کے آخر میں ایک چھوٹا سا کیبن تھا، جہاں دو نرسیں اور ایک دراز عمر ڈاکٹر بیٹھے تھے۔ سفید کوٹ، چہرے پر اطمینان، اور لہجے میں نرمی۔ میں نے اجازت لی اور چند سوالات کے بہانے ان کی خاموش دنیا میں داخل ہو گئی۔ ڈاکٹر ژانے بتایا۔ "یہ صرف ایک ٹرین نہیں، ایک خواب ہے۔ جو چین کی سوشل پالیسی میں برسوں پہلے دیکھا گیا تھا۔ یہاں عمر رسیدہ شہریوں کو سہولت دینا صرف احترام کا اظہار نہیں، ذمہ داری بھی ہے۔" پھر انہوں نے مسکرا کر کہا، "آپ کو شاید یہ جان کر حیرت ہو کہ ہم ہر روز 20 سے زائد بزرگوں کا بلڈ پریشر چیک کرتے ہیں، کچھ کو دوا دیتے ہیں، اور کچھ صرف بات کرنے آتے ہیں جی ہاں، تنہائی بھی ایک بیماری ہے۔" نرس می لی نے بتایا کہ ان کی ٹریننگ میں صرف میڈیکل نہیں، "رویہ" بھی سکھایا جاتا ہے۔ "ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہر بزرگ آپ کے اپنے والدین کی جگہ ہے۔" ڈرائیور یانگ، جو پچھلے 10 سال سے چین کی تیز ترین بلٹ ٹرین چلا چکے تھے، انہوں نے بتایا "میں نے خود یہ فیصلہ کیا کہ اب سلور ٹرین چلاؤں۔ رفتار کم ہے، مگر دل کا سکون زیادہ ہے اب میں وقت کے ساتھ نہیں، دل کی مرضی سے چلتا ہوں۔" ایک معمولی سی ریل، جسے دنیا شاید "مفت سفری اسکیم" کہے، اس کے اندر جذبے، قربانی اور ذمہ داری کا ایسا گہرا سمندر ہے، جسے صرف وہی دیکھ سکتا ہے جو سفر دل سے کرے۔ یہ وہ ٹرین ہے جس کا انجن اسٹیل سے نہیں، خدمت سے بنا ہے۔ میں نے آنکھیں بند کیں اور تصور کیا کہ اگر میرے اپنے ملک میں پاکستان میں، ایسی کوئی ٹرین ہو؟ جیسے سلور ٹرین پاکستان۔ سفید رنگ کی ایک خوبصورت ریل، لاہور سے ملتان، کراچی سے پشاور تک، جس میں بزرگ مفت سفر کریں۔ کوچز میں نرم کرسیاں، چائے کی خوشبو، اور دروازے پر مسکرا کر استقبال کرنے والے نوجوان۔ میں نے سوچا ہماری سیاست تو بہت کام کرتی ہے، لیکن کیا ہم کبھی تہذیب پر سیاست سے پہلے بات کریں گے؟ کیا ہمارے ہاں بڑھاپا بوجھ کے بجائے اثاثہ سمجھا جائے گا؟ کیا ہم بھی ایک دن ایسی کوئی ریل بنا سکیں گے جو تیز نہ ہو، مگر سچی ہو چین نے ہمیں ایک مثال دی ہے نہ صرف ترقی کی، بلکہ ترجیح کی سلور ٹرین صرف چین کی پٹریوں پر نہیں، دلوں میں بھی چل سکتی ہے اگر ہم چاہیں۔ میں نے اسٹیشن کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا اور دل میں ایک دعا کی اے خدا، ہم بھی وہ قوم بن جائیں جو وقت سے آگے چلے، مگر یادداشتوں سے پیچھے نہ ہٹے۔ جہاں ترقی اونچی عمارتیں نہیں، اونچے ظرف کی پہچان ہو۔ جہاں ایک آہستہ، مہذب ریل ہی کسی انقلاب کی شروعات بن جائے۔۔ ہم بھی وہ قوم بن جائیں جو وقت سے آگے ہو، مگر یادداشت سے غافل نہ ہو۔

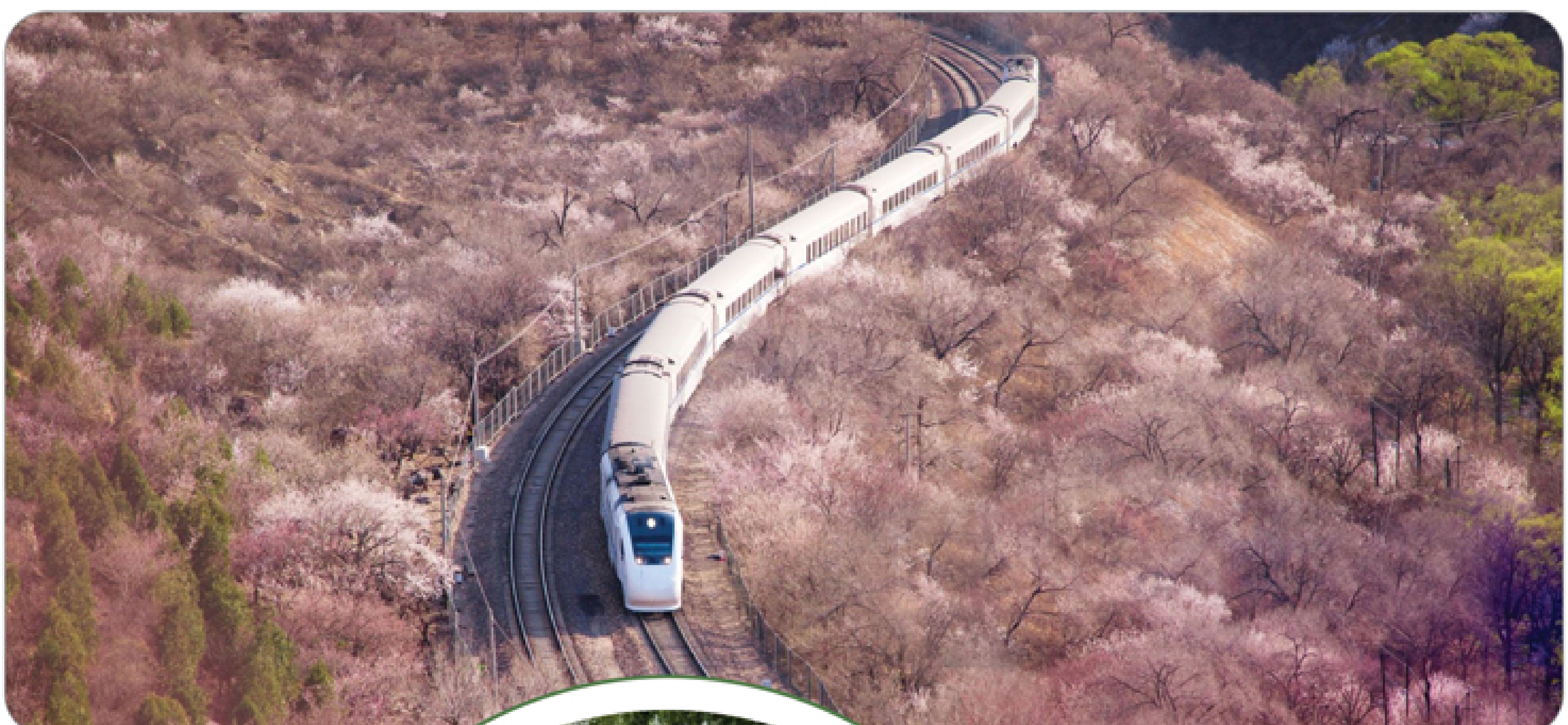

عکسِ خیال

ڈاکٹر بشارت ریحان (کینیڈا)

کینیڈا میں مستقل سکونت اختیار کرنیوالے پاکستانیوں کے لیے حکومتی سہولیات

کینیڈا دنیا بھر سے تارکین وطن کو اپنی طرف متوجہ کرنے والا ایک ترقی یافتہ ملک ہے جو نئے شہریوں کو بے پناہ مواقع اور سہولیات فراہم کرتا ہے۔ پاکستان سے کینیڈا مستقل سکونت اختیار کرنے والوں کے لیے کینیڈین حکومت نے کئی پروگرامز اور سہولیات وضع کی ہیں جو ان کے انتقال، آبادکاری اور ترقی کے عمل کو آسان بناتے ہیں۔ یہ مضمون کینیڈا میں مستقل رہائش اختیار کرنے والے پاکستانیوں کے لیے دستیاب سہولیات کی تفصیل پیش کرے گا۔

کینیڈا کی امیگریشن پالیسی اور پاکستانی تارکین وطن

کینیڈا ہر سال 3 لاکھ سے زائد نئے تارکین وطن کو مستقل رہائشی (Permanent Resident) کی حیثیت سے داخل ہونے کی اجازت دیتا ہے۔ پاکستان سے ہر سال ہزاروں افراد کینیڈا کی مختلف امیگریشن اسکیمز کے تحت مستقل سکونت کے لیے منتقل ہوتے ہیں۔ کینیڈین حکومت نے تارکین وطن کے لیے درج ذیل اہم پروگرامز ترتیب دیے ہیں:

1. ایکسپریس انٹری سسٹم: یہ کینیڈا کی سب سے مقبول امیگریشن اسکیم ہے جو ہنر مند کارکنوں کو مستقل رہائش کی پیشکش کرتی ہے۔ اس کے تحت درخواست دہندگان کو عمر، تعلیم، زبان کی مہارت، کام کا تجربہ اور دیگر عوامل کے لحاظ سے پوائنٹس دیے جاتے ہیں۔

2. صوبائی نامزد پروگرام (PNP): کینیڈا کے مختلف صوبے اپنی ضروریات کے مطابق تارکین وطن کو نامزد کر سکتے ہیں۔ پاکستانی باشندے جن کے پاس مخصوص ہنر یا پیشے ہیں وہ اس پروگرام کے تحت مستقل رہائش حاصل کر سکتے ہیں۔

3. فیملی اسپانسرشپ کینیڈا میں مستقل رہائشی یا شہری اپنے خاندان کے اراکین کو کینیڈا لانے کے لیے اسپانسر کر سکتے ہیں۔ اس میں شوہر/بیوی، والدین اور غیر شادی شدہ بچے شامل ہیں۔

4. اسٹوڈنٹ ویزا سے مستقل رہائش: کینیڈا میں تعلیم حاصل کرنے والے پاکستانی طلباء گریجویشن کے بعد کام کا اجازت نامہ Graduation-Post) (PermitWork حاصل کر سکتے ہیں اور بعد میں مستقل رہائش کے لیے درخواست دے سکتے ہیں.

آبادکاری کے لیے مالی امداد اور سہولیات

کینیڈین حکومت نئے تارکین وطن کو آبادکاری کے عمل میں مدد کے لیے مختلف مالی امداد اور سہولیات فراہم کرتی ہے:

رہائشی قرضے اور گھر خریدنے میں مدد

کینیڈا میں مستقل رہائشی حیثیت حاصل کرنے والے پاکستانی باشندے گھر خریدنے کے لیے حکومتی اسکیموں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کینیڈا ہاؤسنگ اینڈ مرگیج کارپوریشن (CMHC) پہلی بار گھر خریدنے والوں کو خصوصی قرضے اور انشورنس اسکیمیں پیش کرتی ہے۔ اس کے علاوہ، کچھ صوبوں میں نئے تارکین وطن کے لیے رہائشی گرانٹس بھی دستیاب ہیں۔

روزگار کے مواقع اور تربیتی پروگرام

کینیڈین حکومت نئے تارکین وطن کو روزگار کے حصول میں مدد کے لیے مختلف پروگرامز چلاتی ہے:

- کیریئر اسیسمنٹ سروسز: یہ سروسز تارکین وطن کے تعلیمی اور پیشہ ورانہ تجربے کا اندازہ لگاتی ہیں اور کینیڈین مارکیٹ میں ان کے لیے موزوں ملازمتوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔

- مہارت کی شناخت کے پروگرام: بیرون ملک حاصل کردہ پیشہ ورانہ ڈگریوں اور سرٹیفکیشنز کو کینیڈین معیار کے مطابق بنانے میں مدد کرتے ہیں۔

- انٹرن شپ اور اپرنٹس شپ پروگرام: نئے تارکین وطن کو کینیڈین کام کے ماحول سے آشنا کرنے کے لیے تربیتی مواقع فراہم کرتے ہیں۔

زبان کی تربیت

کینیڈین حکومت انگریزی یا فرانسیسی زبان سیکھنے کے لیے مفت یا سبسڈی والے کورسز پیش کرتی ہے۔ Instruction Language Canadato Newcomersfor (LINC) پروگرام کے تحت تارکین وطن کو بنیادی سے لے کر اعلیٰ سطح تک زبان کی تربیت دی جاتی ہے۔ یہ پروگرام ملک بھر میں دستیاب ہے اور اس میں بچوں کی دیکھ بھال کی سہولت بھی شامل ہو سکتی ہے۔

صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات

کینیڈا کا ہیلتھ کیئر سسٹم دنیا بھر میں مشہور ہے۔ مستقل رہائشی حیثیت حاصل کرنے والے پاکستانی باشندے کینیڈا کے پبلک ہیلتھ کیئر سسٹم سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں:

-صوبائی ہیلتھ انشورنس: ہر صوبہ اپنے رہائشیوں کو مفت یا سبسڈی والی بنیادی صحت کی دیکھ بھال فراہم کرتا ہے۔ نئے تارکین وطن کو عام طور پر رہائش شروع کرنے کے تین ماہ بعد ہیلتھ انشورنس کا حق مل جاتا ہے (کچھ صوبوں میں یہ مدت کم بھی ہو سکتی ہے)۔

-ادویات کی سبسڈی: کچھ صوبوں میں کم آمدنی والے خاندانوں کے لیے ادویات کی قیمتوں میں رعایت دی جاتی ہے۔

- دماغی صحت کی خدمات: تارکین وطن کے لیے نفسیاتی اور جذباتی مسائل سے نمٹنے کے لیے خصوصی پروگرامز دستیاب ہیں۔

تعلیمی سہولیات

کینیڈا میں مستقل رہائش اختیار کرنے والے پاکستانی خاندانوں کے بچوں کو اعلیٰ معیار کی تعلیم تک رسائی حاصل ہوتی ہے:

- مفت پبلک اسکولنگ: تمام مستقل رہائشیوں کے بچے 5 سے 18 سال کی عمر تک مفت پبلک اسکولنگ کا حق رکھتے ہیں۔

- سبسڈی والے ڈے کیئر پروگرام: کچھ صوبوں میں کم آمدنی والے خاندانوں کے لیے بچوں کی دیکھ بھال کی سبسڈی دستیاب ہے۔

- بالغوں کی تعلیم: نئے تارکین وطن کے لیے بالغ تعلیم کے پروگرامز دستیاب ہیں جو انہیں اضافی مہارتیں سیکھنے یا کینیڈین ڈپلومہ/ڈگری حاصل کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

- کالج اور یونیورسٹی فیس میں رعایت: مستقل رہائشی حیثیت رکھنے والے طلباء بین الاقوامی طلباء کے مقابلے میں کہیں کم فیس ادا کرتے ہیں (عام طور پر ایک تہائی سے نصف تک)۔

سماجی بہبود کے پروگرام

کینیڈین حکومت کم آمدنی والے خاندانوں اور افراد کے لیے مختلف سماجی بہبود کے پروگرامز چلاتی ہے:

- بچوں کا فائدہ (Child Canada Benefit): یہ ماہانہ ٹیکس فری ادائیگی ہے جو کم اور درمیانی آمدنی والے خاندانوں کو بچوں کی پرورش کے اخراجات میں مدد کے لیے دی جاتی ہے۔

- گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (HST/GST) کریڈٹ: کم آمدنی والے افراد اور خاندانوں کو سیلز

> کینیڈا ہر سال 3 لاکھ سے زائد نئے تارکین وطن کو مستقل رہائشی کی حیثیت سے داخل ہونے کی اجازت دیتا ہے۔ پاکستان سے ہر سال ہزاروں افراد کینیڈا کی مختلف امیگریشن اسکیمز کے تحت مستقل سکونت کے لیے منتقل ہوتے ہیں۔ کینیڈا میں مستقل رہائشی حیثیت حاصل کرنے والے پاکستانی باشندے گھر خریدنے کے لیے حکومتی اسکیموں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کینیڈا ہاؤسنگ اینڈ مرگیج کارپوریشن پہلی بار گھر خریدنے والوں کو خصوصی قرضے اور انشورنس اسکیمیں پیش کرتی ہے۔ اس کے علاوہ، کچھ صوبوں میں نئے تارکین وطن کے لیے رہائشی گرانٹس بھی دستیاب ہیں۔ کینیڈا کا ہیلتھ کیئر سسٹم دنیا بھر میں مشہور ہے۔ مستقل رہائشی حیثیت حاصل کرنے والے پاکستانی باشندے کینیڈا کے پبلک ہیلتھ کیئر سسٹم سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

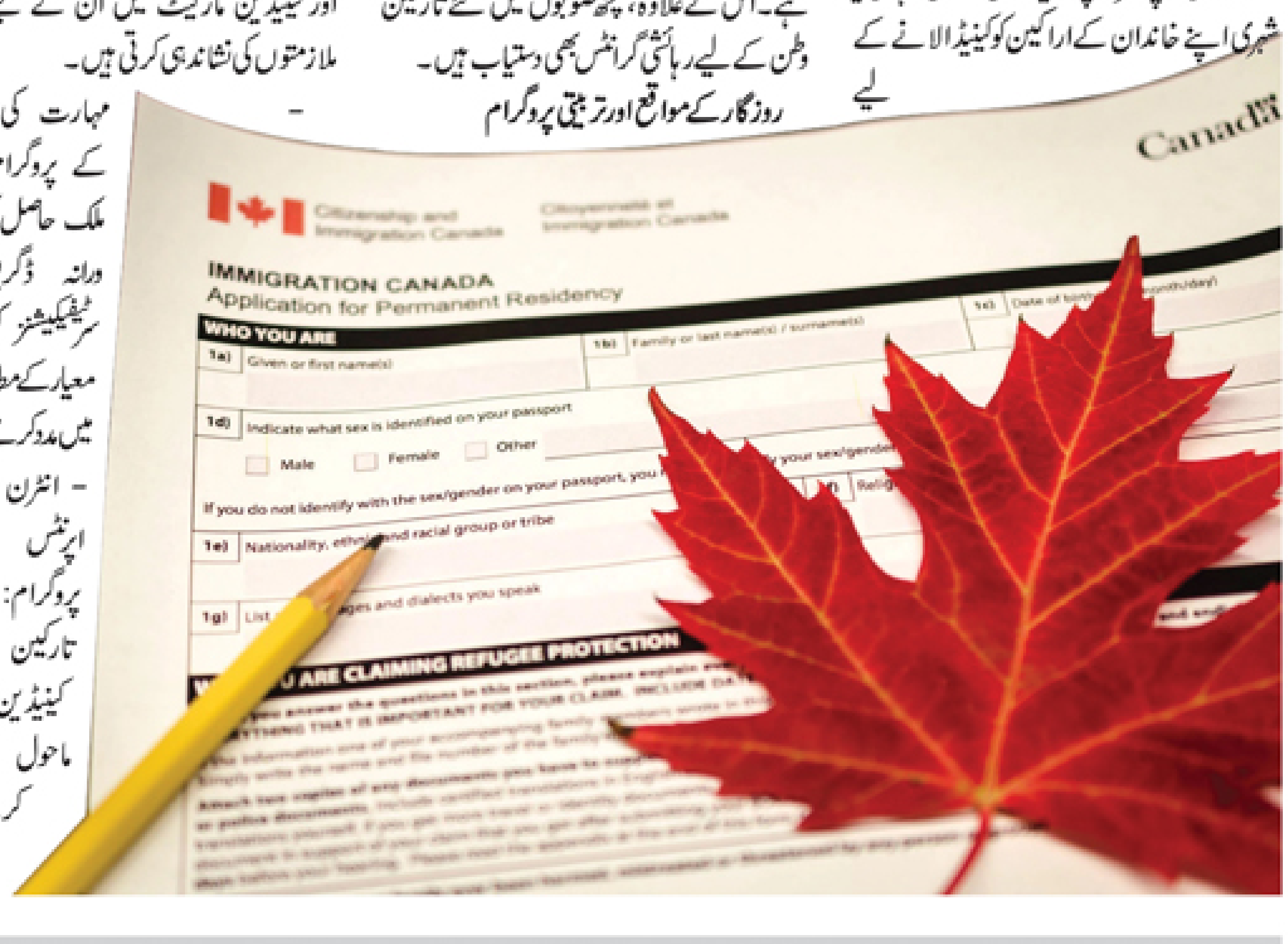

ٹیکس کی واپسی کی شکل میں مالی امداد۔

-بے روزگاری کے فوائد: اگر کوئی مستقل رہائشی نوکری کھو دیتا ہے اور اس نے ملازمت کے دوران EI پریمیم ادا کیے ہوں تو وہ عارضی طور پر بے روزگاری کے فوائد حاصل کر سکتا ہے۔

- معذوری کے فوائد: معذور افراد کے لیے مختلف مالی امداد کے پروگرامز دستیاب ہیں۔

قانونی حقوق اور تحفظ

کینیڈا میں مستقل رہائشی حیثیت حاصل کرنے والے پاکستانی باشندوں کو درج ذیل قانونی حقوق حاصل ہوتے ہیں:

-کینیڈین قانون کا تحفظ: کینیڈا کے تمام قوانین اور تحفظات سے یکساں فائدہ اٹھانے کا حق۔

-کام کرنے کا حق: کسی بھی صوبے یا علاقے میں کسی بھی پیشے میں کام کرنے کی آزادی (بعض لائسنس یافتہ پیشوں کے لیے اضافی شرائط ہو سکتی ہیں)۔

-تعلیم حاصل کرنے کا حق: کینیڈا کے کسی بھی تعلیمی ادارے میں تعلیم حاصل کرنے کا حق۔

-صحت کی دیکھ بھال تک رسائی صوبائی ہیلتھ انشورنس کے تحت صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات تک رسائی۔

-کینیڈین شہریت کے لیے اہلیت: عام طور پر پانچ سال میں تین سال کینیڈا میں گزارنے کے بعد شہریت کے لیے درخواست دینے کا حق۔

ثقافتی اور مذہبی حقوق

کینیڈا ایک کثیر الثقافتی معاشرہ ہے جو تارکین وطن کو اپنی ثقافت اور مذہب کو برقرار رکھنے کی آزادی دیتا ہے:

-مذہبی آزادی تمام مذاہب کی آزادانہ عبادت کا حق۔ کینیڈا میں مسلمان آبادی کے لیے متعدد مساجد اور اسلامی مراکز موجود ہیں۔

- ثقافتی تقریبات: پاکستانی ثقافتی تہواروں کو منانے کی آزادی۔ کینیڈا کے بڑے شہروں میں پاکستانی کمیونٹی کے زیر اہتمام بڑے پیمانے پر ثقافتی تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

- اقلیتی زبانوں کا تحفظ: کچھ صوبوں میں سرکاری خدمات تک غیر سرکاری زبانوں میں رسائی ممکن ہے۔

شہریت کے حصول کا عمل

مستقل رہائشی حیثیت حاصل کرنے کے بعد پاکستانی باشندے کچھ شرائط پوری کرنے پر کینیڈین شہریت کے لیے درخواست دے سکتے ہیں:

.1 رہائشی مدت: عام طور پر پانچ سال میں کم از کم تین سال (1،095 دن) کینیڈا میں گزارنا ضروری ہے۔

.2 زبان کی مہارت انگریزی یا فرانسیسی زبان کی بنیادی مہارت کا ثبوت۔

.3 کینیڈا کے بارے میں علم: شہریت کے امتحان میں کینیڈا کی تاریخ، اقدار، اداروں اور حقوق و ذمہ داریوں کے بارے میں بنیادی علم کا مظاہرہ۔

.4 ٹیکس کی واپسی: اگر ضروری ہو تو آمدنی کی ٹیکس واپسی جمع کروانا۔

.5 شہریت کی تقریب: شہریت کی حتمی تقریب میں شرکت اور حلف برداری۔

پاکستانی کمیونٹی کی حمایت

کینیڈا کے بڑے شہروں جیسے ٹورنٹو، وینکوور، مانٹریال اور کیلگری میں پاکستانی کمیونٹی کے مضبوط نیٹ ورکس موجود ہیں جو نئے آنے والوں کو آبادکاری میں مدد فراہم کرتے ہیں:

- کمیونٹی سنٹرز پاکستانی ثقافتی مراکز نئے تارکین وطن کو مشورے اور رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

- مذہبی ادارے مساجد اور اسلامی مراکز مذہبی اور سماجی ضروریات پوری کرتے ہیں۔

-پروفیشنل نیٹ ورکس پاکستانی نژاد پیشہ ور افراد کے گروپس نوکریوں اور کاروباری مواقع کے حصول میں مدد کرتے ہیں۔

- ثقافتی ایسوسی ایشنز یہ تنظیمیں پاکستانی ثقافت کو فروغ دیتی ہیں اور نئے آنے والوں کو کمیونٹی سے جوڑتی ہیں۔

چیلنجز اور حل

اگرچہ کینیڈا پاکستانی تارکین وطن کو بے پناہ مواقع فراہم کرتا ہے، لیکن کچھ چیلنجز بھی موجود ہیں:

رہائشی بحران

کینیڈا کے بڑے شہروں میں رہائش کا بحران ایک بڑا مسئلہ ہے۔ کچھ طلباء کو خیموں میں رہنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے:

-چھوٹے شہروں یا کم آبادی والے علاقوں میں آباد ہونے پر غور کریں جہاں رہائش سستی ہے۔

- حکومتی رہائشی اسکیموں کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

- ابتدائی دور میں روم شیئرنگ یا بیسمنٹ اپارٹمنٹس کو ترجیح دیں۔

روزگار کے مسائل

بعض اوقات بیرون ملک کے تجربے اور تعلیمی قابلیتوں کو کینیڈا میں تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اس کے حل کے لیے:

-کینیڈین سرٹیفیکیشن یا لائسنس حاصل کریں۔

- انٹرن شپ یا رضاکارانہ کام کے ذریعے کینیڈین تجربہ حاصل کریں۔

-مہارت کی شناخت کے پروگرامز سے فائدہ اٹھائیں۔

موسمی حالات

پاکستان کے موسم سے مختلف کینیڈا کے سخت موسم کا مقابلہ کرنے کے لیے:

-موسم سرما کے لیے مناسب لباس اور گاڑی کی تیاری کریں۔

-موسمی تبدیلیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

-گھر میں ہیٹنگ سسٹم کی دیکھ بھال کو یقینی بنائیں۔

مستقبل کے مواقع

کینیڈا میں مستقل رہائش اختیار کرنے والے پاکستانی باشندوں کے لیے درج ذیل مواقع دستیاب ہیں:

.1 کاروباری مواقع کینیڈا چھوٹے کاروباروں کو فروغ دیتا ہے اور تارکین وطن کے لیے مختلف لون پروگرامز دستیاب ہیں۔

.2 سیاسی شرکت پاکستانی نژاد افراد کینیڈا کی سیاست میں فعال کردار ادا کر سکتے ہیں، جیسا کہ رانا اسلم نے کیا جو ایک دن کی چھٹی لے کر انتخابات میں حصہ لے رہے تھے۔

.3 بین الثقافتی تعلقات پاکستانی تارکین وطن دونوں ممالک کے درمیان ثقافتی اور اقتصادی پل کا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

.4 تعلیمی ترقی کینیڈا کی معیاری تعلیمی سہولیات سے فائدہ اٹھا کر اپنے کیریئر کو نئی بلندیوں تک لے جا سکتے ہیں۔

نتیجہ

کینیڈا پاکستانی تارکین وطن کے لیے ترقی اور خوشحالی کے بے پناہ مواقع فراہم کرتا ہے۔ حکومت کینیڈا کی طرف سے فراہم کردہ سہولیات نئے آنے والوں کو اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے اور کامیاب مستقبل تعمیر کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ اگرچہ ابتدائی دور میں کچھ چیلنجز درپیش ہو سکتے ہیں، لیکن مستقل رہائشی حیثیت کے فوائد اور مواقع ان مشکلات پر بھاری پڑتے ہیں۔ مناسب منصوبہ بندی، لگن اور حکومتی سہولیات کے موثر استعمال سے پاکستانی تارکین وطن کینیڈا میں ایک کامیاب اور پرامن زندگی گزار سکتے ہیں۔

کینیڈا کی کثیر الثقافتی پالیسیاں پاکستانی شہریوں کو اپنی ثقافت اور روایات کو برقرار رکھتے ہوئے کینیڈین معاشرے کا حصہ بننے کی اجازت دیتی ہیں، جو کہ ایک منفرد اور قابل رشک موقع ہے۔ حکومت کینیڈا کی طرف سے فراہم کردہ یہ سہولیات نہ صرف تارکین وطن کے لیے بلکہ پورے کینیڈین معاشرے کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں، کیونکہ یہ ملک کی معاشی ترقی اور ثقافتی تنوع کو فروغ دیتی ہیں۔

جرمنی میں نئی حکومت کی تشکیل

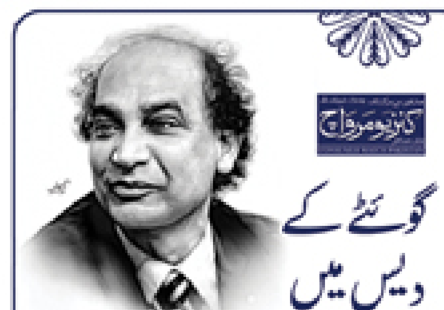

گوئٹے کے دیس میں

سرور غزالی، جرمنی

جرمنی میں اس سال 23 فروری کو یہاں کی قومی اسمبلی یعنی بنڈس ٹاگ کے انتخابات ہوئے تھے۔ اس قبل از وقت، صرف تین سال کے بعد ہی انتخابات کی وجہ چانسلر اولاف شولز کی گرین پارٹی اور ایف ڈی پی پارٹی کی کولیشن حکومت کا خاتمہ تھی، جس کے نتائج کے مطابق یہاں کی کرسچن ڈیموکریٹک پارٹی نے سب سے زیادہ یعنی 22 اعشاریہ چھ فیصد ووٹ حاصل کیے تھے۔ اپنی قریبی سسٹر پارٹی کرسچن سوشل یونین کے ساتھ مل کر کل 28 عشاریہ 6 فیصد ووٹ اس مشترکہ پارٹی کے حق میں پڑے تھے چونکہ سی ایس یو کو صرف چھ فیصد ووٹ ملے تھے۔ واضح رہے کہ سی ایس یو ایک چھوٹی اور صرف صوبہ بیریا میں مقبول پارٹی ہے اور وہیں اپنی کامیابی کے جھنڈے گاڑتی رہی ہے۔ اور یہ دونوں پارٹیاں ہمیشہ ہی ساتھ ساتھ حکومت یا اپوزیشن میں نمائندگی کرتی رہی ہیں۔ دوسری ابھر کر سامنے آنے والی پارٹی انتہاپسند دائیں بازو کی پارٹی اے ایف ڈی ہے۔ جس کا تمام دوسری پارٹیوں نے متفقہ طور پر بائیکاٹ کیا اور اسی وجہ سے اس کے ساتھ حکومت بنانے کے لیے کسی قسم کی کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ اور اس کے بجائے صرف 16 فیصد ووٹ لے کر کامیاب ہونے والی پارٹی ایس پی ڈی کے ساتھ سی ڈی یو اور سی ایس یو مشترکہ طور پر حکومت بنانے کی بات چیت کا آغاز کیا۔ ان طویل المدتی بات چیت کے دوران نئی حکومت تشکیل دیے جانے کے سلسلے میں معاہدے اور اصول طے کیے گئے اور ان کے تحت حکومت بنانے کا عندیہ دیا گیا۔ اس گفت وشنید کے اختتام پر تینوں پارٹیوں نے اپنے اپنے کارکنوں کو موقع دیا کہ وہ ایک اندرون پارٹی انتخاب کے ذریعے حکومت بنائے جانے کی شرائط اور ان کے نتیجے میں مقرر کیے جانے والے وزراء کی منظوری دیں۔ تینوں پارٹیوں نے ان درون خانہ انتخاب کے بعد متفقہ طور پر حکومت بنانے کا فیصلہ کیا۔

حکومت بنانے کا اگلا مرحلہ بنڈس ٹاگ کے سامنے حکومت کے سربراہ، چانسلر کی تقرری کا انتخاب 6 مئی کو ہوا۔ چونکہ تینوں پارٹیاں مل کر اکثریتی اور متفقہ طور پر چانسلر کو منتخب کرنے والی

تھیں اور امید یہی تھی کہ فریڈرش میرز پارلیمنٹ کے سامنے بطور چانسلر منتخب ہو جائیں گے۔ لیکن جب 6 مئی کی صبح نو بجے بنڈس ٹاگ کی کاروائی کا آغاز ہوا تو، کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ اس تقریب کے اختتام پر کسی چانسلر کا چناؤ نہیں ہو سکے گا۔ اس سے پہلے جرمنی کی تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ جو پارٹیاں مل جل کر اکثریت میں ہوں اور سیٹوں کے تناسب سے انہیں حکومت کا حق دیا جانا ہو، ان کا نمائندہ بہ آسانی نہ چنا جائے۔ لیکن 6 مئی کے بنڈس ٹاگ کے اندر ہونے والے انتخاب کا نتیجہ مایوس کن ہی نہیں حیران کن بھی تھا۔ اور اس کے مطابق کل 630 ممبروں میں سے 621 نے ووٹ ڈالے جن میں صرف 310 رکن نے فریڈرش میرز کو چانسلر بنانے کی حمایت کا ووٹ ڈالا جبکہ 307 افراد نے ان کی مخالفت میں ووٹ ڈالا۔ جس میں ایک ووٹ نا قابل عمل بھی تھا، اور تین ارکان نے ووٹ میں حصہ دینے سے اجتناب کیا اس طرح سے فریڈرش میرز کو ایک دو نہیں بلکہ 18 ووٹوں کی کمی سے چانسلر نہ منتخب ہونے کا عندیہ ملا، اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ فریڈرش میرز پہلے بھی ایک متنازعہ شخصیت رہے ہیں اور سابقہ چانسلر انجلیکا میرکل کے ساتھ ان کے اختلافات کی بنیاد پر وہ پارٹی سے عملی طور پر دور بھی رہ چکے ہیں اور اس الیکشن کے دوران وہ کافی عرصے بعد پہلی مرتبہ اس قدر فعال اور بہت زیادہ پر امید نظر آرہے تھے کہ ان کی چانسلر بننے کی خواہش کو، جسے وہ برسوں سے اپنے دل میں چھپائے بیٹھے ہیں پوری ہو جائے گی۔ مگر ان کی یہ خواہش ایک بار پھر ناکامی میں بدل گئی۔ یہ ایک بڑا جھٹکا تھا جو شاید انہی کی پارٹی یا شاید ان کی حکومت میں شامل کولیشن پارٹی کے کئی ممبران، مسٹر میرز کو انہیں صرف وقتی طور پر یہ بتانے کے لیے، کہ ان کی رضامندی کے بغیر ان کی حکومت کسی وقت بھی ٹوٹ سکتی ہے، ان کے حق میں ووٹ نہیں ڈالا۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ مسٹر میرز کسی طور بھی چانسلر نہیں بن سکیں گے۔ چونکہ حتمی فیصلے کے لیے ایک سیکنڈ اور پھر تھرڈ راؤنڈ 6 مئی کو دن کے ڈھائی بجے ہوا۔ جس کے لیے از سر نو پارلیمنٹ کی کارروائی شروع کی گئی جس سے قبل پارٹی کے اجلاس میں اس بات کا حتمی فیصلہ کیا گیا کہ چانسلر کون بنے گا، چونکہ جرمنی میں حکومت کی تشکیل نہایت ضروری ہے اور دنیا کے سامنے موجودہ صورتحال نا قابل قبول ہے۔

اور پھر آخر کار دوسرے راؤنڈ میں فریڈرش میرز نے 325 ووٹ حاصل کیے اور جرمنی کے نئے چانسلر مقرر ہو گئے۔

اس کے فورا" بعد ہی صدر جمہوریہ جرمنی نے اپنے محل میں نئے چانسلر کو تقرری کی سند عطا کی۔ تاہم جناب میرز کو اندرونی اور بیرونی دباو سامنا ہے۔ امریکی حکومت نیان کی حکومت کا حزب اختلاف کی سب سے بڑی پارٹی کے ساتھ رویے کو غیر جمہوری قرار دیا ہے۔

جہانِ امریکا

حمیرا گل تشنہ

امریکا اور نیاگرا فالز "قدرت کا عظیم شاہکار"

کسی نے بہت پہلے مجھ سے کہا تھا کہ تمہارے ہاتھ کی لکیروں میں سفر لکھا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ کہنے والے نے سچ ہی کہا ہے۔ گزشتہ دنوں میاں جی کی جاب سے ایک ہفتے کی چھٹیاں تھیں اور ہم نے ایک دم شام کو پروگرام بنایا نیاگرا فالس جانے کا۔ بس پھر کیا تھا فوراً ہی رات کو پیکنگ کی اور صبح سویرے نکل پڑے قدرت کے اس شاہکار کے دیدار کے لیے۔

نیاگرا فالز (Niagara Falls) دنیا کے مشہور ترین اور خوبصورت ترین آبشاروں میں سے ایک ہے، جو شمالی امریکا میں واقع ہے۔ یہ آبشار نہ صرف قدرت کے شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ سیاحوں کے لیے ایک اہم مقام بھی ہے۔ امریکا اور کینیڈا کی سرحد پر واقع ہونے کی وجہ سے یہ دونوں ممالک کے لیے ایک اہم سیاحتی اور معاشی اثاثہ ہے۔ نیاگرا فالز دراصل تین بڑے آبشاروں پر مشتمل ہے:

.1 ہارس شو فالز (Horseshoe Falls) جو کینیڈا کی طرف واقع ہے اور سب سے بڑا ہے۔

.2 امریکن فالز (American Falls) جو مکمل طور پر امریکا کی ریاست نیویارک میں واقع ہے۔

.3 برائیڈل ویل فالز (Bridal Veil Falls) یہ بھی امریکا میں ہے لیکن نسبتاً چھوٹا ہے۔

یہ آبشار دریائے نیاگرا پر واقع ہیں، جو جھیل ایری (Lake Erie) سے جھیل اونٹاریو (Lake Ontario) تک بہتا ہے۔ امریکا اور کینیڈا کی سرحد اس دریا کے درمیان سے گزرتی ہے، جس کی وجہ سے دونوں ممالک اس قدرتی عجوبے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

نیاگرا فالس پہنچ کر ہمیں یہاں کی تاریخی اہمیت کا علم ہوا۔ نیاگرا فالز کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے۔ مقامی امریکی قبائل جیسے کہ "Iroquois" اور "Seneca" اسے مقدس مقام سمجھتے تھے۔ یورپیوں نے پہلی بار 17ویں صدی میں اسے دریافت کیا، اور 19ویں صدی میں یہ ایک اہم سیاحتی مقام بن گیا۔

19ویں اور 20ویں صدی میں نیاگرا فالز کو بجلی پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جانے لگا۔ "نکولا ٹیسلا" جیسے سائنسدانوں نے ہائیڈرو الیکٹرک پاور کے تجربات یہیں کیے، جس کی وجہ سے یہ علاقہ توانائی کے حوالے سے بھی اہم ہوگیا۔

نیاگرا فالز ہر سال لاکھوں سیاحوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے جس میں اس بار ہم دونوں میاں بیوی بھی شامل تھے۔ نیاگرا فالس پہنچ کر ہم یہاں کی چند مشہور سیاحتی سرگرمیوں کا حصہ بنے۔

.1 مائیڈ آف دی مسٹ (Maid of the Mist)

یہ ایک کشتی کا سفر ہے جو سیاحوں کو آبشار کے قریب ترین لے جاتا ہے۔ جس کے ٹکٹ آپ وہیں سے اس وقت خرید سکتے ہیں۔ کشتی سے ہارس شو فالز کا نظارہ ناقابلِ فراموش ہوتا ہے۔

.2 کیو جورنی بہائنڈ دی فالز (Cave of the Winds)

اس ٹور میں سیاحوں کو ایک غار (جسے گزرگاہ کے طعلور پر استعمال کیا جاتا ہے) سے گزارا جاتا ہے اور برائیڈل ویل فالز کے قریب لے جایا جاتا ہے۔ اس مقام پر آپ کو شدید ہواؤں کا سامنا رہتا ہے۔ جہاں وہ آبشار کے پانی میں بھیگ سکتے اور اس کی طاقت کو محسوس کرسکتے ہیں۔

.3 لائیٹنگ اور فائر ورکس

رات کے وقت آبشار کو رنگین لائٹس سے سجایا جاتا ہے، اور موسم گرما میں فائر ورکس کا شاندار نظارہ پیش کیا جاتا ہے۔ اسے دیکھنے کے لیے بے شمار لوگ رات کے وقت دیر تک یہاں رکتے ہیں۔ رات کے وقت گرتے ہوئے پانی کا شور، رنگین لائٹس اور فائر ورکس مل کر بیحد طلسماتی ماحول بناتے ہیں۔

.4 نیاگرا فالز اسٹیٹ پارک

یہ پارک امریکن سائیڈ پر واقع ہے اور یہاں سے آبشار کا حیرت انگیز نظارہ کیا جاسکتا ہے۔ جہاں سے خوبصورت تصاویر لینا سب کا ہی شوق ہوتا ہے۔

نیاگرا فالس کی معاشی اور ماحولیاتی اہمیت کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ نیاگرا فالز نہ صرف سیاحت کے لیے اہم ہے بلکہ یہ ہائیڈرو الیکٹرک پاور کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ امریکا اور کینیڈا دونوں ممالک نے یہاں ڈیم بنائے ہیں جو لاکھوں گھروں کو بجلی فراہم کرتے ہیں۔ تاہم، ماحولیاتی تحفظ کے لیے بھی اقدامات کیے گئے ہیں تا کہ آبشار کا قدرتی حسن برقرار رہے۔

امریکا کے لیے نیاگرا فالز بے حد اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس کی وجہ سے سیاحت سے بڑی ہونے والی آمدنی ہے۔ کیونکہ ہر سال لاکھوں سیاح یہاں آتے ہیں، جو مقامی معیشت کو تقویت دیتے ہیں۔ دوسرا، یہ توانائی کا اہم ذریعہ ہے اور یہاں سے حاصل ہونے والی ہائیڈرو الیکٹرک پاور ریاست نیویارک کو توانائی فراہم کرتی ہے۔ اور تیسرا، یہ امریکہ کی ثقافتی شناخت آبشار ہے۔ امریکا کی فطری خوبصورتی کی علامت ہے اور دنیا بھر میں اسے پہچانا جاتا ہے۔

نیاگرا فالز قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے جو اپنی رعنائی اور طاقت کے باعث دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اور کیوں مشہور ہے اس کا اندازہ ہم کو خود اسے دیکھ کر ہوا۔ امریکا کے لیے یہ نہ صرف ایک سیاحتی مقام ہے بلکہ توانائی اور معیشت کا اہم ذریعہ بھی۔ اگر آپ کبھی امریکا جائیں تو نیاگرا فالز دیکھنا مت بھولیں، کیونکہ اس کی دلکشی اور عظمت کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں!

سونے کی قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ کا سلسلہ جاری: ایک ہفتے میں لاکھوں روپے کا فرق

کنزیومرواچ رپورٹ

ملک بھر میں سونے کی قیمتوں میں مسلسل اُتار چڑھاؤ دیکھنے میں آیا۔ پیر سے جمعہ تک جاری رہنے والی اس معاشی ہلچل نے سرمایہ کاروں اور خریداروں دونوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرلی۔

پیر:

ہفتے کے آغاز پر سونے کی قیمت میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ عالمی مارکیٹ میں فی اونس قیمت 40 ڈالر اضافے سے 3241 ڈالر ہوگئی۔ اس اضافے کے ساتھ پاکستان میں فی تولہ سونا 4000 روپے مہنگا ہوکر 3 لاکھ 42 ہزار 500 روپے کا ہوگیا جبکہ 10 گرام سونا 3429 روپے اضافے سے 2 لاکھ 93 ہزار 638 روپے پر جا پہنچا۔

منگل:

منگل کو بھی قیمتوں میں اضافہ جاری رہا، تاہم اضافہ قدرے کم تھا۔ عالمی مارکیٹ میں فی اونس قیمت 3 ڈالر کے اضافے سے 3244 ڈالر ہوگئی۔ پاکستان میں فی تولہ سونا 300 روپے اضافے سے 342,800 روپے جبکہ 10 گرام سونا 257 روپے اضافے سے 293,895 روپے تک پہنچ گیا۔

بدھ:

بدھ کا دن سونے کی قیمت میں غیر معمولی اضافہ لے کر آیا۔ عالمی مارکیٹ میں 66 ڈالر اضافے سے فی اونس نرخ 3310 ڈالر تک جا پہنچا۔ پاکستان میں فی تولہ سونا 6600 روپے مہنگا ہوکر 3 لاکھ 49 ہزار 400 روپے اور 10 گرام سونا 5659 روپے اضافے سے 2 لاکھ 99 ہزار 554 روپے ہوگیا۔

جمعرات:

جمعرات کو قیمتوں میں قدرے کمی آئی۔ فی تولہ سونا 1900 روپے سستا ہوکر 3 لاکھ 47 ہزار 500 روپے اور 10 گرام سونا 1629 روپے کمی سے 2 لاکھ 97 ہزار 925 روپے کا ہوگیا۔ عالمی مارکیٹ میں بھی فی اونس سونا 19 ڈالر سستا ہوکر 3291 ڈالر پر آگیا۔

جمعہ:

ہفتے کے آخری دن سونے کی قیمتوں میں ایک بار پھر بڑا اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ عالمی منڈی میں سونے کی فی اونس قیمت 35 ڈالر بڑھ کر 3326 ڈالر تک جا پہنچی۔ پاکستان میں فی تولہ سونا 3500 روپے مہنگا ہوکر 3 لاکھ 51 ہزار روپے اور 10 گرام سونا 3000 روپے اضافے سے 3 لاکھ 925 روپے ہوگیا۔

گزشتہ ہفتے سونے کی قیمت میں 12400 روپے کی کمی ریکارڈ کی گئی تھی، مگر رواں ہفتے اس کا ازالہ قیمتوں میں مسلسل اضافے سے ہوا۔ عالمی منڈی کی صورتحال اور مقامی طلب و رسد نے پاکستانی سونے کی مارکیٹ پر گہرا اثر ڈالا، جس کے باعث سرمایہ کاروں کو محتاط فیصلے کرنے کی ضرورت ہے۔

پنجاب سالٹ رینج میں نایاب نباتات و حیوانات معدوم ہونا شروع، ماہرین کا الرٹ

جنگلی حیات خاص طور پر کامن لیپرڈ اور بھیڑیئے کی نسل کو نقصان پہنچا ہے اور وہ یہاں سے معدوم ہوگئے ہیں

کنزیومرواچ رپورٹ

پاکستان کے صوبہ پنجاب میں واقع سالٹ رینج جو کہ اپنی نایاب حیاتیاتی تنوع اور قدرتی خوبصورتی کے لیے مشہور ہے تاہم گزشتہ چند دہائیوں میں شدید ماحولیاتی نقصان کا شکار ہوا ہے۔ ماہرین کے مطابق اس علاقے میں پائی جانے والی نایاب

نباتات وحیوانات کی اقسام تیزی سے معدوم ہو رہی ہیں اور اس کی بنیادی وجوہات میں جنگلی حیات کا شکار، سمگلنگ، غیر منظم کان کنی، آب وہوا کی تبدیلی، چراگاہوں کی تباہی اور آلودگی شامل ہیں۔ ماہرین کے مطابق سالٹ رینج میں غیر منظم کان کنی، سیمنٹ فیکٹریوں سمیت دیگر عوامل کی وجہ سے زمین کی ساخت میں تبدیلی، آبی ذخائر کی آلودگی، اور حیاتیاتی تنوع میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ مزید برآں، آب وہوا کی تبدیلی کے باعث بارشوں کے انداز میں تبدیلی اور درجہ حرارت میں اضافہ، زمین کی زرخیزی میں کمی اور پانی کی قلت جیسے مسائل کو جنم دے رہے ہیں۔ سالٹ رینج ویٹ لینڈز کمپلیکس، جس میں کلر کہار، کھبیکی، اچھالی، جھلار، اور نمل جھیلیں شامل ہیں، نایاب پرندوں اور جانوروں کا مسکن ہے۔ یہ علاقہ پنجاب اڑیال، چنکارہ، اور ریڈ فاکس جیسے نایاب جانوروں کے علاوہ، سفید سر والی بطخ، امپیریل ایگل، اور سوشیبل پلوور جیسے عالمی سطح پر خطرے سے دوچار پرندوں کی پناہ گاہ ہے۔ جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے سرگرم بدر منیر جنہوں نے سالٹ رینج حیاتیاتی تنوع پر دستاویزی فلم بھی بنائی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ سالٹ رینج کی حیاتیاتی تنوع کو بچانے کے لیے فوری اقدامات کی ضرورت ہے، کیونکہ غیر منظم کان کنی اور آب وہوا کی تبدیلی اس کے ماحولیاتی توازن کو بگاڑ رہی ہے۔ دوسری جانب پاکستان بائیوڈائیورسٹی الائنس کے کوآرڈینیٹر فہد ملک کا کہنا تھا کہ سالٹ رینج میں بے تحاشہ شکار، پوچنگ، مقامی پودوں کی کٹائی اور جڑی بوٹیوں کی چوری، کان کنی اور سیمنٹ کے کارخانوں نے یہاں کے حیاتیاتی تنوع کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ جس کی وجہ سے سالٹ رینج میں پائی جانیوالی جنگلی حیات خاص طور پر کامن لیپرڈ اور بھیڑیئے کی نسل کو نقصان پہنچا ہے اور وہ یہاں سے معدوم ہوگئے ہیں۔ پنجاب حکومت نے حالیہ برسوں میں حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کے لیے متعدد اہم اقدامات کیے ہیں جن کا مقصد جنگلی حیات، قدرتی ماحول، اور خطرے سے دوچار انواع کی بقا کو یقینی بنانا ہے۔ ان اقدامات میں قانون سازی، پالیسی سازی، تحفظ شدہ علاقوں کی توسیع، ماحولیاتی بحالی کے منصوبے، اور عوامی آگاہی کی مہمات شامل ہیں۔ حکام کے مطابق پنجاب وائلڈ لائف (تحفظ وتحفظ) ایکٹ 1974 میں حالیہ ترامیم کے ذریعے نایاب اور خطرے سے دوچار انواع کے غیر قانونی شکار پر سزاؤں کو سخت کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب نے ایک جامع "بائیوڈائیورسٹی اسٹریٹیجی اور ایکشن پلان" تشکیل دیا ہے، جو بین الاقوامی معیارات کو مدنظر رکھتے ہوئے حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کے اہداف متعین کرتا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر حکومت پنجاب نے آئی یو سی این، ڈبلیو ڈبلیو ایف، جی ای ایف اور یو این ڈی پی جیسے اداروں کے ساتھ شراکت داری کی ہے، تاکہ تحقیقی منصوبوں، پالیسی رہنمائی، اور تکنیکی معاونت حاصل کی جاسکے۔ حکومت نے اقوام متحدہ کے کنونشن آن بائیولوجیکل ڈائیورسٹی کے اہداف کو اپنایا ہے تاکہ حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کو عالمی ترجیحات سے ہم آہنگ کیا جا سکے۔ تاہم، ماہرین یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تمام کوششیں کئی چیلنجز کا سامنا کر رہی ہیں جن میں غیر قانونی شکار، قدرتی مسکن کی تباہی، شہری اور زرعی پھیلاؤ، پانی کی آلودگی اور جنگلات کی کٹائی شامل ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر ان مسائل پر فوری طور پر قابو نہ پایا گیا تو حیاتیاتی تنوع کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔

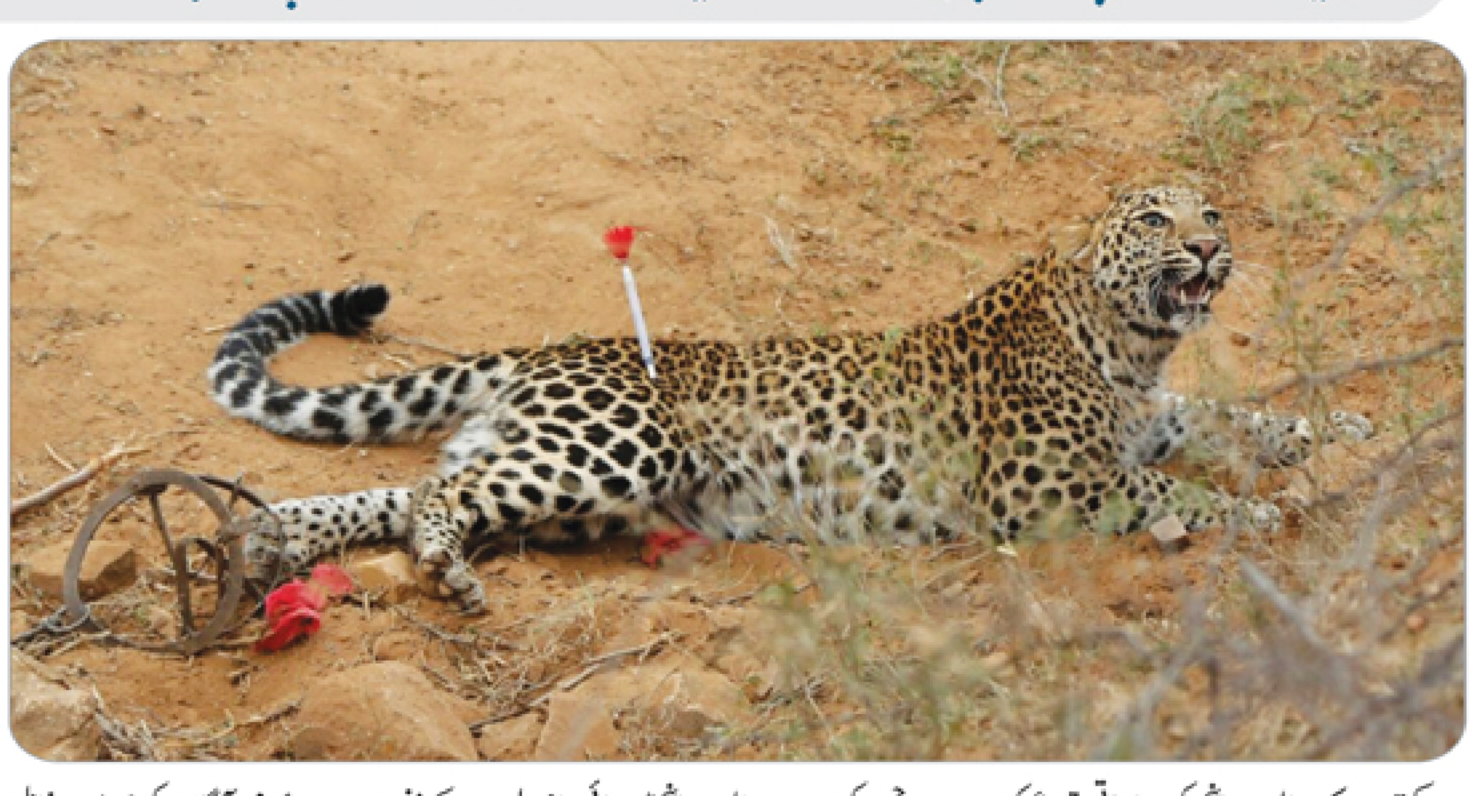

ایف بی آر کا اسمگلنگ اور ٹیکس چوری کی روک تھام کیلئے ڈیجیٹل نگرانی کا منصوبہ

کنزیومر واچ ڈیسک

فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے ملک میں سیلز ٹیکس چوری اور اسمگلنگ جیسے سنگین مسائل سے نمٹنے کے لیے جدید ڈیجیٹل نگرانی کا جامع منصوبہ تیار کرلیا ہے۔ اس منصوبے کا مقصد نہ صرف ٹیکس آمدنی میں اضافہ کرنا ہے بلکہ معیشت کو ڈیجیٹلائز کرنے کی سمت میں اہم پیش رفت بھی ہے۔

وزیر اعظم کی زیر صدارت اجلاس میں بریفنگ

وزیر اعظم شہباز شریف کی زیر صدارت منعقد ہونے والے اعلیٰ سطحی اجلاس میں ایف بی آر کے چیئرمین راشد محمود لنگڑیال نے اس منصوبے کے خدوخال پر تفصیلی بریفنگ دی۔ اجلاس میں مختلف وزارتوں اور متعلقہ اداروں کے نمائندگان نے شرکت کی اور ڈیجیٹل مانیٹرنگ سسٹم کی افادیت پر غور کیا گیا۔

ڈیجیٹل مانیٹرنگ کا دائرہ کار

چیئرمین ایف بی آر نے بتایا کہ اس نظام کے تحت مال بردار گاڑیوں پر ای-ٹیگز اور دیگر جدید ڈیجیٹل آلات نصب کیے جائیں گے، جس کی مدد سے اشیائے خوردونوش، صنعتی سامان اور دیگر مال بردار اشیا کی مسلسل نگرانی کی جا سکے گی۔ اس نظام کو ملک کی بڑی شاہراہوں پر نصب کیا جائے گا تاکہ گاڑیوں کی نقل وحرکت کو ٹریک کیا جا سکے۔

دو مراحل پر مشتمل نفاذ

یہ منصوبہ دو مراحل میں نافذ کیا جائے گا۔ پہلے مرحلے میں اسے آزمائشی بنیادوں پر ایک بڑے شہر میں شروع کیا جائے گا، تاکہ اس کی افادیت اور تکنیکی مسائل کو جانچا جا سکے۔ بعد ازاں دوسرے مرحلے میں اس کا دائرہ کار پورے ملک تک بڑھایا جائے گا، تاکہ ہر قسم کی مال برداری کو مکمل طور پر ڈیجیٹل طور پر مانیٹر کیا جا سکے۔

بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں پر ڈیجیٹل نگرانی

ایف بی آر نے بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں پر درآمدات اور برآمدات کی ڈیجیٹل اور خودکار نگرانی کے لیے بھی ایک نیا نظام متعارف کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ نظام بین الاقوامی اور مقامی ڈیٹا بیس سے منسلک ہوگا اور مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی ہوگا، جس سے ٹیکس چوری اور اسمگلنگ کی بروقت نشاندہی ممکن ہوگی۔

صنعتوں کی پیداوار کی نگرانی

اجلاس میں بتایا گیا کہ ایف بی آر کی جانب سے مختلف صنعتوں کی پیداوار کی بھی نگرانی کی جا رہی ہے۔ ان میں تمباکو، مشروبات، اسٹیل اور سیمنٹ کی صنعتیں شامل ہیں۔ اس سے قبل چینی کی صنعت میں کامیاب نگرانی کے بعد اب دیگر شعبوں میں بھی اسی طرز کا نظام نافذ کیا جا رہا ہے۔

سیلز ٹیکس چوری کے خلاف اقدامات

سیلز ٹیکس کی وصولی بہتر بنانے کے لیے بھی اقدامات جاری ہیں۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ سیمنٹ، ہچریز، پولٹری فیڈ، تمباکو اور مشروبات کے شعبوں میں سیلز ٹیکس کی مانیٹرنگ کی جا رہی ہے۔ ان شعبوں میں ٹیکس چوری عام ہے، جس کے تدارک کے لیے اب سخت ڈیجیٹل اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

ٹیکس دہندگان کو سہولت، چوروں کے خلاف کارروائی

وزیر اعظم نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ایماندار ٹیکس دہندگان کو ہر ممکن سہولت فراہم کرے گی، لیکن ٹیکس چوری کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ انہوں نے ایف بی آر اور دیگر اداروں کو ہدایت دی کہ ٹیکس اصلاحات کے اقدامات پر عمل درآمد کی رفتار کو تیز کیا جائے۔

ایف بی آر کا ہدف حاصل نہ کرنے کی وجوہات

رواں مالی سال کے ابتدائی 10 ماہ کے دوران ایف بی آر 831 ارب روپے کے ہدف کو حاصل کرنے میں ناکام رہا۔ ایف بی آر نے جولائی تا اپریل مالی سال 2024-25 میں مجموعی طور پر 9,300 ارب روپے جمع کیے، جبکہ ہدف 10,130 ارب روپے تھا۔ ٹیکس وصولی میں اس کمی کی بڑی وجوہات میں درآمدات میں کمی اور توقع سے کم مہنگائی شامل ہیں، جن کی وجہ سے سیلز ٹیکس کی وصولی متاثر ہوئی۔

رواں ہفتے 13 اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ، 14 اشیاء کے نرخ میں کمی

کنزیومر واچ ڈیسک

ملک میں حالیہ ہفتے مہنگائی میں اضافے کی رفتار میں کمی کی شرح 0.29 فیصد ریکارڈ کی گئی جبکہ سالانہ بنیاد پر مہنگائی 1.35 فیصد کی سطح پر آ گئی، حالیہ ایک ہفتے کے دوران 13 اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوا جبکہ 14 اشیاء کی قیمتوں میں کمی ریکارڈ کی گئی، 24 اشیاء کی قیمتوں میں استحکام رہا۔

وفاقی ادارہ شماریات کے مطابق ٹماٹر کی قیمتوں میں 12.01 فیصد، انڈوں کی قیمتوں میں 8.16 فیصد، گڑ کی قیمتوں میں 1.50 فیصد، کیلوں کی قیمتوں میں ایک فیصد، دال مونگ کی قیمتوں میں 0.79 فیصد، آٹے کی قیمتوں میں 0.63 فیصد، دال چنا کی قیمتوں میں 0.39 فیصد، دال ماش کی قیمتوں میں 0.30 فیصد، خشک پاوڈر دودھ کی قیمتوں میں 0.36 فیصد، مٹن کی قیمتوں میں 0.26 فیصد، بیف کی قیمتوں میں 0.12 فیصد اور باسمتی ٹوٹا چاول کی قیمتوں میں 0.34 فیصد اضافہ ہوا۔

چکن کی قیمتوں میں 7.26 فیصد، لہسن کی قیمتوں میں 2.71 فیصد، پیاز کی قیمتوں میں 5.43 فیصد، آلو کی قیمتوں میں 0.95 فیصد، ایل پی جی کی قیمتوں میں 2.44 فیصد، دال مسور کی قیمتوں میں 0.46 فیصد، ویجیٹیبل گھی کی قیمتوں میں 0.05 فیصد اور چینی کی قیمتوں میں 0.05 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

اعداد و شمار میں بتایا گیا ہے کہ حالیہ ہفتے کے دوران حساس قیمتوں کے اعشاریہ کے لحاظ سے سالانہ بنیادوں پر 17 ہزار 732 روپے ماہانہ تک آمدنی رکھنے والے طبقے کیلئے مہنگائی میں اضافے کی رفتار 0.26 فیصد کمی کے ساتھ 0.54 فیصد، 17 ہزار 733 روپے سے 22 ہزار 888 روپے ماہانہ تک آمدنی رکھنے والے طبقے کیلئے مہنگائی میں اضافے کی رفتار 0.27 فیصد کمی کے ساتھ 0.03 فیصد، 22 ہزار 889 روپے سے 29 ہزار 517 روپے ماہانہ تک آمدنی رکھنے والے طبقے کیلئے مہنگائی میں اضافے کی رفتار 0.26 فیصد کمی کے ساتھ 1.08 فیصد اضافہ ہوا۔

البتہ 29 ہزار 518 روپے سے 44 ہزار 175 روپے ماہانہ تک آمدنی رکھنے والے طبقے کیلئے مہنگائی میں اضافے کی رفتار 0.28 فیصد کمی کے ساتھ 1.92 فیصد رہی جبکہ 44 ہزار 176 روپے ماہانہ سے زائد آمدنی رکھنے والے طبقے کیلئے مہنگائی میں اضافے کی رفتار 0.30 فیصد کمی کے ساتھ 2.35 فیصد رہی ہے۔

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3